حضرت خلیفۃ المسیح اور گورنمنٹ اور مسلمان

یہ بات کسی تشریح کی محتاج نہیں ہے کہ مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ نے بادشاہ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کی پاک تعلیم دی ہے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پیشوا اور امام حضرت مسیح موعود مغفور نے اس تعلیم کی جس قدر اشاعت اور پھر اپنی جماعت کو تاکید کی ہے وہ ایک ضرب المثل کا رنگ اختیار کر چکی ہے اس پر ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح سیدنا نورالدین مدظلہ العالی نے جو اضافہ کیا ہے وہ مسلمانوں اور دوسرے لوگوں کے لئے

واجب الاتباع

ہے۔ حضرت مسیح موعود مغفور کے زمانہ میں شورش اور انقلاب کی صدائیں اس قدر نہیں اُٹھتی تھیں۔ اس لئے وفاداری اور اطاعت سرکار کی تعلیم اور تلقین پر زور دینا اور قوم سے اس امر خاص کو شرائط بیعت میں داخل کر کے بیعت لینا عظیم الشان امر تھا مگر آپ کے بعد جب

خطرناک ایجی ٹیشن

شروع ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح نے اس پر مستزاد کیا اور قوم کو ان عملی تدابیر کی طرف توجہ دلائی اور وہ توجہ بھی مذہبی رنگ میں جو اس قسم کی شورشوں کی اصلاح کا موجب ہو سکتی ہے چنانچہ اول آپ نے

مخفی سوسائٹیوں سے الگ رہو

کی تعلیم دی اور بتایا کہ جس قدر مخفی سوسائٹیاں ہوتی ہیں وہ سب خطرناک ہیں اور قرآن مجید نے ایسی خطرناک سوسائٹیوں کو نجویٰ کہہ کر ان میں شمولیت سے منع کیا ہے ہماری جماعت کو کبھی اس قسم کی سوسائٹیوں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہیئے اور خواہ وہ کیسی ہی سوسائٹی ہو جبکہ اس کے اغراض و مقاصد عام اور پبلک نہیں ہوئے۔ قطعاً اس سے کوئی واسطہ اور تعلق نہ ہو یہ تعلیم جس اعلےٰ درجہ کی حزم اور احتیاط کو اپنے اندر رکھتی ہے وہ ظاہر امر ہے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک ہی ارشاد کے ماتحت ان تمام مضرتوں اور بُرے نتائج سے قوم کو بچالیا کہ

کسی مخفی سوسائٹی سے تعلق ہی نہ ہو

اگر تمام ہندو اور مسلمان اس امر پر متفق ہو کر عمل کریں۔ تو آج ملک سے بدامنی اور انارکی کے کیڑے ہلاک ہو جاویں یہ

گورنمنٹ کی بہت بڑی خدمت ہے

مگر کیا اس خدمت کی تہ میں کوئی لالچ ہے کوئی غرض اور مقصود ہے قطعاً نہیں۔ محض اپنا فرض مذہبی سمجھ کر اس کو ادا کیا ہے۔ اگر وہ لوگ جو اپنی قوم میں اس قسم کا رسوخ رکھتے ہیں یعنے جو مذہبی لیڈر اور پیشوا ہیں اپنے متبعین کو اس قسم کی ہدایات دیں تو ان سے بہت بڑا فائدہ پہونچ سکتا ہے یہ عملی تدبیر ہے۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایک اور زبردست اور نہایت ہی

قابل قدر نمونہ

قائم کرنا چاہتے ہیں اور سب سے پہلے ایک تعلیم قوم کو دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر کسی تحریر یا تقریر میں کوئی ایسا امر ہو جو گورنمنٹ کے اغراض و مقاصد کو نقصان پہونچانے والا ہو اس کی ہرگز پردہ پوشی نہ کرو ایسی تقریر یا تحریر خواہ کسی بھی شخص کی ہو اس سے اگرچہ یہ ممکن ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے بعض لوگ جوش ظاہر کریں۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح یہ چاہتے ہیں کہ یہ پولیسی خطرناک ہے کہ ایک زہریلے مادے کو اندر ہی اندر پرورش پانے دیا جاوے۔

ہندو لیڈروں سے جو غلطی ہوئی ہے وہ یہی ہے کہ انہوں نے ایسے لوگوں کا یا ایسی تحریروں کا علم رکھتے ہوئے بھی وہ ناقص تھا یا کامل بجائے اس کے کہ اس کی اطلاع گورنمنٹ کو دیکر اس کے انسداد کی کوشش کرتے خاموشی اختیار کی اور بعد وہ زہر خطرناک طور پر ظاہر ہوا۔ ہمیں اس راہ کو اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ ایک عضو جو زخمی ہو کر باقی جسم کو بگاڑنا چاہتا ہے اس کا کاٹ دینا بہتر ہے۔ کیونکہ اس کے الگ کرنے سے سارا جسم محفوظ ہو سکتا ہے۔ اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ مگر اس کا انجام بجد امر مفید اور پُر امن ہوتا ہے۔

پھر اس قسم کے امور وفاداری اور خیرخواہی کے کسی ذاتی غرض اور مقصد کو لیکر نہیں ہونے چاہئیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا ہی ارشاد اور حکم ہے۔ اس قسم کی عملی تدبیروں سے حضرت خلیفۃ المسیح جو کام گورنمنٹ کی ہوا خواہی کا کر رہے ہیں وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ایک فخر اور جائز عزت کا موجب ہے اس لئے کہ وہ مسلمانوں میں عملی روح پیدا کرنا چاہتا ہے۔

پس میں حضرت خلیفۃ المسیح کے اس طرز عمل سے جو وہ ہمیں دکھا رہے ہیں مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ

گورنمنٹ کی اطاعت و وفاداری مذہبی فرض سمجھو

اور اس کی سب سے بڑی یہی صورتیں ہیں اول جو لوگ ذی اثر ہیں یعنی اپنی قوم شہر اور محلہ میں اہل اثر ہیں خواہ وہ کسی صورت سے اہل اثر ہیں وہ اپنے متبعین اور زیر اثر لوگوں کے ذہن نشین کریں۔ کہ

گورنمنٹ برطانیہ کا وجود ہمارے لئے رحمت ہے

ہمیں اپنے مذہب کی اشاعت و تبلیغ کے لئے آزادی مذہبی فرائض کی بجا آوری میں آزادی اور پھر ان امور کے لئے ہر قسم کے سامانوں کا میسر آنا اسی راج کا نتیجہ ہے۔

دوم۔ وہ مسلمانوں کو بتائیں کہ کسی قسم کی بھی مخفی سوسائٹی میں کبھی شریک نہ ہوں یہ قرآن کریم کے منشا کے خلاف ہے

سوم۔ اگر وہ کسی بچہ یا نوجوان یا بوڑھے عالم یا صوفی امیر یا غریب غرض کسی طبقہ کا بھی ہو) کی کسی قسم کی ایسی کوئی تحریر دیکھیں یا سنیں۔ جو اپنا زہریلا اثر گورنمنٹ کے متعلق دوسرے لوگوں تک پہونچاتی ہو۔ یا اس سے پہونچنے کا احتمال ہو تو فوراً اس کے انسداد کے بہتر تدبیر بزیر حکم اپنے اپنے مقتدا کے کرتے رہیں۔

بہر حال۔ **گورنمنٹ کی وفاداری کا عملی پہلو اختیار کرو**

اُمید ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا یہ طرز عمل مسلمان لیڈروں کے لئے اسوہ حسنہ ہوگا اور اس سے بہترین نتائج کے پیدا ہونے کی انشاءاللہ العزیز پوری اُمید ہے۔

جب تک ہندو اور مسلمان لیڈر اس اصول کو مدنظر نہیں رکھتے اور اس پر عملدرآمد نہیں کرتے۔ اس وقت تک وفاداری کا اظہار صرف لفظی پہلو رکھتا ہے۔ جس پر ہزاروں نے ہندو لیڈروں کو توجہ دلائی تھی مجھے امید کرنی چاہیئے۔ کہ مسلمان اس قسم کی غلطی نہیں کریں گے۔

وباللہ التوفیق

انجمن حمایت اسلام لاہور اور مسلمان لیڈرون سے اپیل

"الصلح خیر"

من از آن حسن روز افزون کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخا را

لاہور کی انجمن حمایت اسلام میں دھڑا بندی کے خوفناک ڈراما کا آخری سین عدالت کے ذریعہ ادا کیا جانا تجویز کیا ہے ۔ جس سے بڑھکر رنجدہ افسوسناک خبر مسلمانوں کے لئے ۔ نہیں ہوسکتی ۔

انجمن حمایت اسلام کی مخالفت کا جب پہلی مرتبہ اخباری دنیا میں چرچا شروع ہوا ۔ اسوقت میں نے محض ابتغاءً لوجہ اللہ فریق مخالف کو مشورہ دیا تھا ۔ کہ وہ خدا کے لئے بنے ہوئے کام کو نہ بگاڑین ۔

اسوقت یہہ معاملہ کسی نہ کسی طرح آخر دب گیا ۔ اور مسلمانون نے نہایت اطمینان اور خوشی کے ساتھہ اس خبر کو سنا اور پڑھا ۔ کہ انجمن کے دونون فریقون مین صلح ہوگئی ۔ مگر افسوس یہ صلح

دیرپا اور مستقل

ثابت نہین ہوئی اس وقت آگ صرف دبا دی گئی تھی اور بجھائی نہین گئی حالانکہ میرا یہ خیال ہے کہ

آگ بجھانے سے ہی بجھا کرتی ہے

چنانچہ اس مرتبہ اس مخالفت کا جو شعلہ بلند ہوا ہے وہ بجائے بجھنے کے زیادہ خطرناک اور تیز ہو رہا ہے ۔ میری غرض اس آرٹیکل مین یہ نہین کہ مین انجمن کے کسی کو ایک فریق کی مخالفت اور دوسرے کی تائید کرون ۔ اس لئے کہ اس کا نتیجہ

اب مفید نہین بلکہ مضر ثابت ہوگا

اور خواہ مخواہ ایک فریق کو بھڑکانا اور دوسرے کو جرأت اور حوصلہ دلانا ہے بلکہ میری غرض اس مضمون مین جو اس سلسلہ کا شاید پہلا نمبر ہوگا یہ ہے کہ

الصلح الخیر

کی طرف انجمن کی دونون پارٹیون کو توجہ دلاؤن یہ قرآن کریم کا ارشاد ہے اور یہ دونون فریقون کے لئے واجب التسلیم ہے

انجمن حمایت اسلام نے مسلمانون اور اسلام کی کچھہ نہ کچھہ نہین بہت بڑی خدمت کی ہے اس کی تصنیفات ملک مین مقبول ہوئی ہین اور مفید ثابت ہوئی ہین ۔ مسلمان نوجوانون مین تعلیم کا اور مسلمانون مین تعلیمی ضروریات کے سرانجام دینے کا مذاق پیدا کرنے مین انجمن کامیاب ہوئی ہے اس بنے ہوئے کام کو بگاڑنا یا اس کی اصلاح کے لئے وہ تجویز اختیار کرنا جو بجائے خود ایک فساد اور نقص کی راہ ہے ۔ کبھی بابرکت اور مفید نہین ہوگی اس لئے اے اُمّت مرحومہ کے معزز افراد مین نہایت دردِ دل کے ساتھہ آپ کو توجہ دلاتا ہون ۔ کہ آپ ان دونون گروہون مین

صلح کرانے

کے مبارک اصل کو ہاتھہ مین لین ۔ مقدمہ بازی کا سلسلہ ایک ہی فریق کے خلاف ختم نہین ہو جائے گا بلکہ یہ سلسلہ لمبا ہوگا اور وہ فریق جس پر مقدمہ بازی کا پہلا حملہ کیا گیا ہے کب خاموش رہے گا وہ دوسری صورتین اختیار کریگا اور اس طرح پر مسلمانون کی عزت ان کا روپیہ اور وقت ضائع ہوگا اور اگر اس نقصان کے نتائج بھی کوئی مفید اور عمدہ ہونے کا یقین ہوتا تو ان نقصانات کو بھی گوارا کرنے کے لئے صبر سے قدم اُٹھایا جاتا مگر اس کا انجام

ایک قومی کام کی تباہی

کا بھیانک نظارہ دکھا رہا ہے اس مین کوئی شک نہین کہ مقدمہ بازی کے لئے جلدی کی گئی اور اس ہتھیار کو ہاتھہ مین لینے سے پہلے ضرورت تھی ۔ مدبران قوم کی خدمت مین اپیل کرنے کی اگر باہمی مشورہ سے بھی یہ معاملہ طے نہوتا تو ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب کی خدمت مین مسلمانون کے قائم مقامون کا ایک ڈیپوٹیشن عرض حال کے لئے جاتا اور ہز آنر اپنے ذاتی اثر اور وجاہت سے اس قضیہ کو فیصلہ کرا دیتے ۔ مگر ایسا نہین کیا گیا اب بھی کچھہ نہین گیا ۔ مسلمانون کے سمجھدار اور بااثر لوگ مل کر اس قضیۂ نامرضیہ کے تصفیہ کی کوئی صورت نکالین ورنہ یہ آگ نہایت نقصان پر پہونچائے گی ۔ مین اس بات کو بلاخوف تردید ماننے کے لئے طیار ہون کہ ذاتیات کا اثر ہے اور اسمین ہی کوئی شبہ نہین کہ بعض نقائص ہین ۔ جن کی اصلاح کی حاجت ہے مگر

فریق طالب اصلاح

کی غرض بھی محض اصلاح نہین اور فریق اوّل بھی حسن ظنی اور اخلاص کے درجہ سے گر رہا ہے بہرحال جو کچھہ بھی حالت ہے اس وقت جس امر کی ضرورت ہے وہ

الصلح خیر

ہے میری دانست مین ایک کمیشن مقرر ہو جانا چاہئیے جو فریقین کے بیانات لیکر ایک قطعی فیصلہ کر دے اور وہ فیصلہ بالاتفاق قابل تسلیم سمجھا جاوے

آہ ! صد آہ !!

اگر مسلمان ضرورت امام کے مسئلہ کو اب بھی تسلیم کر لین تو اس دکھہ سے انہین نجات ہو ایک وجود کا فیصلہ قابل تسلیم ہو تو ساری آگ یکدم بجھہ جاوے مگر یہ بات انہین کون سمجھائے اور کیونکر سمجھائے ۔ بالآخر مین پھر مسلمان لیڈرون سے درخواست کرتا ہون کہ وہ اس مقدمہ بازی کے سلسلے کو روکنے کا انتظام کرین اور خدا کے لئے قدم اُٹھاوین مین حتی الامکان اس معاملہ مین سعی کرونگا اور کر رہا ہون مگر میری آواز نقار خانے مین طوطی کی آواز ہے تاہم انشاء اللہ مین تھکونگا نہین اور اس معاملہ مین پوری سعی کرتا رہونگا یہان تک کہ خداتعالیٰ کا فضل نازل ہو اور یہ اختلاف مٹ جاوے ۔ مسلمان اخبار نویس صلح کے مضمون پر قلم اٹھائین اگر انہون نے خاموشی اختیار کی تو اس سے بڑھکر قومی غفلت کا اور کیا ثبوت ہوگا ۔

مہاراجہ پٹیالہ کی فیاضی

ہندوستان کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب نے ان لوگون کو جو پٹیالہ کیس مین پٹیالہ سے خارج کر دئے گئے تھے پٹیالہ مین واپس آ جانے کی اجازت دیدی ہے مہاراجہ صاحب کی یہ اولوالعزمی اور عفو کی پالیسی بہت گہرا اثر پیدا کرنے والی اور انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی ۔ الحکم مین جہان پٹیالہ کیس کے متعلق یہ ظاہر کیا جاتا رہا ہے کہ ویسے خطرناک جرائم کے واقعی مجرم کوئی بھی ہون ۔ سخت سزاؤن کے مستحق ہین وہان ان کے معافی مانگ لینے پر الحکم نے ہی یہ ظاہر کرنے مین پہلوتہی نہین کیا کہ ان کی معافی منظور ہو جانی چاہئیے ایسا ہی ان کے معزول ہونے کے حکم پر الحکم نے زوردار الفاظ مین یہ سفارش کرنا اپنا فرض سمجھا تھا اور لکھا تھا کہ جبکہ انہین بری کر دیا گیا تھا تو انہین ملازمت سے موقوف اور ریاست سے خارج کرنے کی سزا بھی اگر نہ دی جاتی تو یہ فیصلہ اور بھی اطمینان سے دیکھا جاتا ۔ غرض الحکم نے اپنی رائے کو نہایت دیانتداری صفائی سے دینے مین کبھی مضائقہ نہین کیا اس لئے کہ ہمارا مذہب اور ہمارا امام ہمین یہ تعلیم دیتا ہی نہین کہ کسی کی ذات سے ہمین دشمنی ہو بلکہ شفقت علیٰ خلق اللہ کو ایمان کا جزو اعظم قرار دیا ہے اس لئے اس فیصلہ پر ہمین از بس خوشی ہے اور ہم مہاراجہ صاحب کی اس فیاضی کو بہترین امیدون کا پیش خیمہ یقین کرتے ہین کیا عجیب کہ مہاراجہ صاحب انہین اپنے عہدون پر بحال کر کے اور بھی لطف و کرم کا ثبوت دینگے اور اس طرح پر وہ ان قلوب کو تسخیر کر لین گے +

طاعون اور اُس کا علاج

طاعون پنجاب کے مختلف اضلاع میں پھر ترقی کر رہا ہے اور یہ ترقی نہایت خطرناک اور بھیانک رنگ میں ہو رہی ہے گزشتہ دو تین سال میں طاعون کی کمی جو نمایاں کمی ہی دراصل ایک خاص مصلحت اور منشاء الٰہی کے نیچے تھی۔ اہل دل ایسی باتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر کور دل اور سنت اللہ سے ناآشنا ان پر ہنسی اڑاتے ہیں تاہم میرا فرض ہے کہ جن امور کو میں واقعات اور صداقتوں کی صورت میں صحیح یقین کرتا ہوں انہیں پبلک کے سامنے رکھوں شاید کوئی سعید الفطرت ان سے فائدہ اٹھاوے۔

اصل بات یہ ہے کہ طاعون کے متعلق حضرت مسیح موعود مغفور نے اللہ تعالیٰ سے الہام پاکر شائع کیا تھا۔ کہ یہ اہل ملک کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کے لئے انذار ہے مگر بہت تھوڑے لوگوں نے فائدہ اٹھایا اسی سلسلہ میں

افطر و اصوم

بھی ایک الہام آپ کو ہوا یعنے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:۔

میں روزہ رکھونگا اور روزہ کھولونگا

مطلب یہ تھا کہ کچھ عرصہ تک طاعون کا التوا رہوگا اور پھر طاعون شروع ہو جاوے گا۔ گذشتہ تین سال کا زمانہ اصوم کا زمانہ تھا جبکہ ملک بھر میں طاعون کی وارداتیں رُک گئیں۔ اور بعض ناعاقبت اندیشوں نے ان آیات اللہ سے استہزا کرنے والوں نے اخبارات اور تقریروں میں یہ ظاہر کرنا شروع کیا کہ

اب طاعون نہیں ہوگا۔

اور طاعون کے اُٹھ جانے کی وجہ حضرت مسیح موعود مغفور کا رفع بتایا۔ اسی طرح پر جس طرح پر فرعونیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وجود باجود کو نعوذ باللہ منحوس قرار دیا تھا۔ صاف الفاظ میں ان دشمنان عقل و دین نے کہا کہ یہ نحوست تھی۔ جو اس واقعہ وفات سے دور ہوگئی (نعوذ باللہ) مگر اب واقعات نے بتا دیا ہے کہ

وہ جھوٹے تھے اور سخت جھوٹے تھے

چونکہ گذشتہ سالوں کے اندر خدا تعالیٰ کے موعود خلیفہ کی وفات کا واقعہ ہونیوالا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ وفات کو بالکل طاعونی شک و شبہ سے پاک رکھنے کیلئے طاعون کو اُٹھا دیا۔ یہاں تک کہ سب کہہ اُٹھے کہ طاعون جاتی رہی جب یہ مقصد پورا ہو چکا تو خدا تعالیٰ نے پھر اس عذاب کو بھیج دیا اور اس طرح پر

افطر و اصوم کی پیشگوئی پوری ہوگئی

ہنسی کرنا اور بات ہے اور خشیۃ اللہ سے لبریز دل لیکر خدا تعالیٰ کی باتوں پر غور کرنا اور ان سے فائدہ اٹھانا امر دیگر

بہرحال ملک میں طاعون شدت سے پھیل رہا ہے اور یہ مسیح موعود مغفور کی اسی پیشگوئی کے ماتحت پھیل رہا ہے جو افطر و اصوم کے رنگ میں کی گئی تھی۔ اب افطار کا زمانہ ہے اور سخت خوف دلا رہا ہے۔

اس وقت میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اہل ملک کے فائدہ کے لئے طاعون کا علاج جو خدا تعالیٰ کے مامور مہدی مغفور نے بتایا ہے شائع کر دوں۔

وہ لوگ جو ملک اور اہل ملک کی خدمت کرنا اور اس مصیبت میں ان کی ہمدردی کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اس علاج کو عام طور پر مشتہر کر دیں۔ اور لوگوں کو بتائیں اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان اگر اسے اپنے اپنے پرچوں میں شائع کر دیں گے۔ تو عند اللہ ماجور ہوں گے۔

علاج یہ ہے

عمدہ جدوار کو سرکہ میں پیس کر بقدر سات رتی بڑوں کے لئے اور بقدر دو رتی چھوٹوں کے واسطے گولیاں بنا دیں اور صبح اور شام اس دوا کے ساتھ کھائیں۔ کیمفرکو ۱۵ قطرہ۔ وائنم اپیکاک ۹ قطرہ۔ سپرٹ کلورافارم ۱۵ قطرہ۔ عرق کیوڑہ ۵ تولہ۔ عرق سلطان الاشجار یعنے سرس ۵ تولہ باہم ملا کر اور تین چار تولہ پانی ڈال کر گولی کھانے کے بعد پی لیں اور یہ خوراک اول حالت میں ہو ورنہ حسب برداشت کیمفر کو ۲۰ بوند تک اور سپرٹ کلورافارم ۲۰ بوند تک اور عرق کیوڑہ ۱۰ تولہ تک اور عرق سرس ۲۵ تولہ تک ہر ایک شخص استعمال کر سکتا ہے بلکہ مناسب ہے کہ وزن بیان کردہ کے اندر اندر حسب تجربہ عمل طبیعت ان ادویہ کو بڑھاتے جاویں کہ تا پورا وزن ہو کر جلد طبیعت میں اثر کرے مگر بچوں میں بلحاظ عمر کے کم مقدار میں دینا چاہیئے۔ حتے المقدور ہر روز غسل کریں اور پوشاک بدلیں اور بدر روئیں گندی نہ ہونے دیں مکان کے اُوپر کی چھت میں رہیں اور مکان صاف رکھیں اور خوشبودار چیزیں عود وغیرہ گھر میں جلاتے رہیں۔ اور کوشش کریں کہ مکانوں میں تاریکی اور حبس ہوا نہ ہو۔ اور گھر میں اس قدر ہجوم نہ ہو کہ بدنی عفونتوں کے پھیلنے کا احتمال ہو۔ جہاں تک ممکن ہو۔ گھروں میں لکڑی اور خوشبودار چیزیں بہت جلائیں اور گھر میں بہت سے کچے کوئلے اور چونہ بھی رکھیں اور اس قدر گھر کو گرم رکھیں کہ گویا گرمی کے موسم سے مشابہ ہے اور درونج عقربی کے ہار پرو کر دروازوں پر لٹکا دیں۔ اور اصل علاج

سب سے ضروری بات یہ ہے

کہ خدا تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہیں۔ دلوں کو صاف رکھیں اور نیک اعمال میں مصروف ہوں۔ استغفار بہت پڑھا کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے موافق (۱) الحمد شریف (۲) درود شریف (۳) لاحول اور (۴) استغفار کثرت سے پڑھیں اور وہ دعا جو الحکم میں شائع کی گئی ہے کثرت سے پڑھیں اصل علاج یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صفائی ہو اور ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاوے۔

علاوہ بریں مرہم عیسےٰ کا استعمال بھی علاج میں داخل ہے۔ یہ وہ مرہم ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان چوٹوں اور زخموں کے لئے بنائی گئی تھی جبکہ نااہل یہودیوں نے آپ کو صلیب پر کھینچا تھا اور آپ بفضلہ تعالیٰ اس پر سے زندہ اُتر آئے تھے۔ چالیس دن تک یہ مرہم عیسیٰ زخموں پر لگتی رہی اور اسی سے خدا تعالیٰ نے آپ کو شفا بخشی۔ یہ مرہم طاعون کی سب قسموں کے لئے فائدہ مند ہے

نعوذ باللہ اگر یہ مرض نمودار ہو۔ تو اس مرہم کو لگانا شروع کریں۔ یہ مادہ سمی کی مدافعت کرتی ہے۔ اور پھنسی یا پھوڑے کو طیار کر کے ایسے طرز پر پھوڑ دیتی ہے۔ کہ اس کی سمیت دل کی طرف رجوع نہیں کرتی اور نہ بدن کی طرف پھیلتی ہے۔

الغرض

یہ ہے علاج طاعون کا۔ خدا کرے کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھاویں ورنہ

مرادِ ما نصیحت بود کردیم

کلام الامام میں قرآنی نکات

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو قرآن شریف کی تعریف میں فرمایا ہے کہ لوانزلنا ھذا القرآن علیٰ جبل لرایتہ خاشعاً متصدعاً من خشیۃ اللہ - ایک تو اسکے یہ معنے ہیں کہ قرآن شریف کی ایسی تاثیر ہے کہ اگر پہاڑ پر وہ اترتا تو پہاڑ خوف خدا سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا - اور زمین کے ساتھ مل جاتا -

جب جمادات پر اس کی یہ تاثیر ہے - تو بڑے ہی بیوقوف وہ لوگ ہیں جو اسکی تاثیر سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور دوسرے اسکے معنے یہ ہیں کہ کوئی شخص محبت الٰہی اور رضائے الٰہی کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک دو صفتیں اس میں پیدا نہ ہو جائیں -

اوّل تکبر کو توڑنا جسطرح کہ کھڑا ہوا پہاڑ جس نے سر اونچا کیا ہوا ہوتا ہے گر کر زمین سے ہموار ہو جاوے - اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ تمام تکبر اور بڑائی کے خیالات کو دور کر کے عاجزی اور خاکساری کو اختیار کرے -

اور دوسرا یہ ہے کہ پہلے تمام تعلقات اس کے ٹوٹ جائیں جیسا کہ پہاڑ گر کر متصدعاً ہو جاتا ہے - اینٹ اینٹ جدا ہو جاتی ہے - ایسا ہی اس کے پہلے تعلقات جو گندگی اور الٰہی نارضامندی کا موجب تھے سب ٹوٹ جائیں - اور اب اسکی ملاقاتیں اور دوستیاں اور محبتیں اللہ تعالیٰ کے لئے رہ جاویں

فرمایا - سورۃ الم ترکیف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قدر اور مرتبہ ظاہر کیا ہے - یہ سورۃ اس حالت کی ہے - جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مصائب اور دکھ اٹھا رہے تھے - اللہ تعالیٰ اس حالت میں آپ کو تسلی دیتا ہے کہ میں تیرا مؤید و ناصر ہوں -

اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب الفیل کے ساتھ کیا کیا یعنی انکو اپنے منصوبہ اور تجویزمیں نامراد رکھا - اور ان کا مکر اٹھا کر ان ہی پر دے مارا - اور چھوٹے چھوٹے جانور ان کے مارنے کے لئے بھیجے ان جانوروں کے ہاتھوں کوئی بندوقیں نہ تھیں - بلکہ مٹی تھی - سجیل بھیگی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں - اس . . . .

سورۃ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

خانہ کعبہ

قرار دیا ہے - اور بتایا ہے کہ جسطرح پر اصحاب الفیل کے حملہ سے بیت اللہ محفوظ رہا اسی طرح پر تو ان مشرکین اور مخالفین سے محفوظ رہیگا - اور تیری کامیابی یقینی ہے - تو منصور اور مؤید ہوگا - یعنے آپ کی ساری کارروائیوں کو برباد کرنے کے لئے جو سامان آپ کے مخالفین کر رہے ہیں - اور جو تدابیر عمل میں لاتے ہیں - ان کے تباہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ انکی ہی تدبیروں اور کوششوں کو اٹھا کر انہیں ہلاک کر دیگا - اور تیری ضعیف اور کمزور جماعت انپر غالب رہے گی - جیسے ہاتھی والوں کو ابابیلوں نے تباہ کر دیا -

---

خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم

یعنے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ ہم تمہیں آزمائیں کامیابی اور ناکامیابی بھی زندگی اور موت کا سوال ہوتا ہے کامیابی ایک قسم کی زندگی ہوتی ہے - جب کسی کو اپنے کامیاب ہونے کی خبر پہونچتی ہے - تو اس میں جان پڑ جاتی ہے - اور گویا نئی زندگی ملتی ہے - اور اگر ناکامی کی خبر آجاوے تو زندہ ہی مر جاتا ہے - اور بعض اوقات بہت سے کمزور دل آدمی ہلاک بھی ہو جاتے

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ عام زندگی اور موت تو ایک آسان امر ہے - لیکن جہنمی زندگی اور موت خطرناک چیز ہے - سعید آدمی ناکامی کے بعد کامیاب ہو کر اور بھی سعید ہو جاتا ہے - اور خدا تعالیٰ پر ایمان بڑھ جاتا ہے - اسکو ایک مزہ آتا ہے - جب وہ غور کرتا ہے کہ میرا خدا کیسا ہے ؟

ہدی للمتقین قرآن مجید کی اصل غرض اور غایت تقوی کی تعلیم دینا ہے - اتقا تین قسم کا ہوتا ہے پہلی قسم اتقا کی علمی رنگ رکھتی ہے - یہ حالت ایمان کی صورت میں ہوتی ہے - اس کو یومنون بالغیب کے الفاظ میں ادا کیا ہے - دوسری قسم عملی رنگ رکھتی ہے - جیسا کہ یقیمون الصلوٰۃ میں فرمایا ہے - انسان کی وہ نمازیں جو شبہات اور وساوس میں مبتلا ہیں ٹکڑی نہیں ہوتی ہیں - اس لئے اللہ تعالیٰ نے یصلون نہیں فرمایا - بلکہ یقیمون فرمایا - یعنے جو حق ہے - اسکے ادا کرنے کا ہر ایک چیز کی ایک علت غائی ہوتی ہے - اگر اس سے رہ جاوے تو وہ بے فائدہ ہو جاتی ہے یقیمون الصلوٰۃ سے لوازم الصلوٰۃ معراج ہے - اور یہ وہ حالت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق شروع ہوتا ہے . . . مکاشفات اور رویا صالحہ آتے ہیں - لوگوں سے انقطاع ہو جاتا ہے - اور خدا کی طرف ایک تعلق پیدا ہونے لگتا ہے - یہانتک کہ تبتل تام ہو کر خدا سے کامل تعلق پیدا کر لیتا ہے -

---

اعلیٰ درجہ کے مومن مریم صفت ہوتے ہیں - جس کے لئے قرآن مجید میں آیا ہے -

احصنت فرجہا فنفخنا فیہا من روحنا

ہر ایک مومن جو تقوی و عبادت میں کمال پیدا کرے وہ بروزی طور پر مریم ہوتا ہے - اور خدا اسمیں اپنی روح پھونک دیتا ہے - جو کہ ابن مریم بن جاتی ہے - زمخشری نے بھی اس کے یہی معنے کئے ہیں کہ یہ آیت عام ہے - اور اگر یہ معنے نہ کئے جاویں - تو بہت سے مشکلات پیش آتے ہیں -

اور اس کے علاوہ اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے کہ اس امت میں ابن مریم پیدا ہوگا -

---

اطلاع

بوجہ تقریب جلسہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء کا الحکم شائع نہ ہوگا - بلکہ ۲۸ مارچ و ۷ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کا الحکم اکٹھا شائع ہوگا جسمیں انشاء اللہ العزیز جلسہ کے کل حالات دیدینے کی کوشش ہوگی اور جلسہ نمبر ہوگا -

(ایڈیٹر)

مسجدون کو آریہ مندر بنانے کا منصوبہ

(گورنمنٹ کی توجہ کے قابل)

مندرجہ بالا عنوان ایک سچے مسلمان کے لئے نہائت دلشکن اور سہمناک ہے. مگر جس تقریر کی بنا پر یہ عنوان تجویز کیا گیا ہے وہ بجائے خود ایسی خطرناک ہے کہ اس پر گورنمنٹ کو توجہ دلانا مین اپنا فرض سمجھتا ہون۔

۶ - مارچ سنہ ۱۹۱۰ء کو لاہور کی وچھووالی آریہ سماج مین لیکھرام آریہ مقتول کی برسی منائی گئی اور اس مین گورو کل کانگڑی کے پروفیسر رام دیو نے ایک پُرجوش تقریر کی یہ وہی پروفیسر رام دیو ہین جن کی تعریف رسالہ اندین مین کی گئی تہی اس وقت اندر کے اس نوٹ پر بحث کرنا میرا مقصود نہین بلکہ پروفیسر رام دیو کی اس تقریر پر گورنمنٹ کو توجہ دلانا میرا مقصد ہے.

پروفیسر رام دیو نے کہا: "آج ہمارے لئے خوشی کا دن ہے. کیونکہ آریہ سماج کی اس دن فتح ہوئی کیونکہ مارنے پر وہی اُتر آتا ہے جو ہار جاوے اور جو دلایل مین قوی ہو وہ نہین مارا کرتا. تاریخ کے ورق گرداوگے تو دیکھو گرو گوبند سنگہ کو مسلمانون نے کیسی تکالیف پہونچائین. پہر انہین مسجدون کے گُردوارے بنائے گئے. اسی طرح اب ایک زمانہ آنیوالا ہے کہ

یہ تمام مسجدین آریہ مندر بنائی جائینگی

اور ان مین ہَوَن ہوا کرین گے. مین سوچا کرتا ہون. کہ جب دہلی کی جامع مسجد ہمارے ہاتھ آجاوے گی تو ہم کیا کرین گے. ہم تمام ہندوستان کے آریہ نہین بلکہ تمام دنیا کے آریہ جمع ہوکر ایک کانفرنس کیا کرین گے. مجھے پاگل نہ سمجہین ہان ایسا پاگل ہون جیسا کہ مسیح پاگل تھا. کہ اس کی قوم نے اس کو تکالیف دین. مگر اب تم دیکھتے ہو کہ کیا ظہور ہو رہا ہے ان ہی معنون مین مین بہی پاگل ہون."

یہ پروفیسر رام دیو صاحب کی تقریر کا خلاصہ ہے انہین آریہ مقتول لیکھرام یا مسموم سوامی دیانند صاحب کی یادگار منانے کا اس مبارک راج مین ہر طرح کا حق حاصل ہے مگر انہین یہ حق حاصل نہین کہ وہ مسلمانون کے خلاف ایک قوم کو بہڑکانے اور اکسانے کا کام بھی کرین. جبکہ انہون نے سکھون کو مسلمانون کے خلاف بہڑکانے کی ناجایز کوشش کی ہے.

پروفیسر رام دیو کا یہ فعل قابل التفات نہ ہوتا اگر اسی ضمن مین وہ ان برہمنون کا ذکر بھی کرتے جنہون نے گورو گوبند سنگہ کے صاحبزادون کو زندہ دیوار مین چنوا دیا تہا اور ساتھ ہی مسلمانون کے ان احسانات اور تعلقات کا ذکر کرتے. جو گورو صاحبان یا سکھون کے ساتھ رہے ہین. پروفیسر رام دیو نے اتنے ہی پر بس نہین کیا بلکہ اپنی قوم کے اندر اس جذبہ کو پیدا کرنا چاہا ہے. جو خطرناک سپرٹ کا مترادف ہے. یہ امر صاف ظاہر ہے کہ اگر بعض مسجدون کو گوردوارون کی صورت مین تبدیل کیا گیا ہے. تو اس تبدیلی مین قہری ہاتھ اور جنگی عنصر تھا. نہ یہ کہ مسلمانون نے موجودہ سکھ مذہب اختیار کر لیا اور مسجدونکو گوردوارون کی صورت مین تبدیل کر دیا. بلکہ سخت جنگ وجدل کے بعد ایسا نتیجہ ظہور مین آیا.

اسی نہج اور اصول پر پروفیسر رام دیو مسجدونکو آریہ مندر بنانے کی تجویز قوم کے سامنے رکھتے ہین اور ایسی حالت اور وقت مین کہ قوم کے جذبات کو اپیل کرنے اور ان مین انتقامی سپرٹ پیدا کرنے کے لئے آریہ مقتول کی وفات کے واقعات اس کے مدنظر ہین اگرچہ یہ امر اب تک مشتبہ ہے کہ لیکھرام کو کسی نو آریہ نے قتل کیا یا کسی پکے آریہ نے کسی اندرونی سبب پر ہلاک کیا کیونکہ جب تک کوئی امر مصدقہ نہ ہو یکطرفہ رائے دینا سراسر فضول ہے. ۱۸۹۷ء کے اخبارات کے فائل دنیا سے گم نہین ہو گئے انہین لیکھرام کے قتل پر جو رائے زنیان ہوئی ہین وہ اب تک موجود ہین پہر مسلمانون کے خلاف جوش پیدا کرنا دانشمندی نہیں

بہرحال پروفیسر رام دیو کی اس تقریر مین یہ حصہ ضرور قابل غور ہے اور نہ صرف ہمارے قابل غور بلکہ گورنمنٹ کی توجہ کے قابل ہے اس تقریر کے نتایج پر غور کی ضرورت ہے.

ایک شخص جو آریون کی مسلمہ تعلیمی انسٹیٹیوشن کا پروفیسر ہے وہ آریون کے سامنے مسجدونکو آریہ مندر بنانے کی تحریک کرتا ہے اور دلی کی شاہی مسجد کو آرین کانفرنس کے لئے تجویز کرتا ہے اور یہ خیال اس کا نیا اور نرالا تہا جو تقریر کی رَو مین پیدا ہو گیا بلکہ وہ صاف طور پر کہتا ہے کہ مین سوچا کرتا ہون یعنے اس وقت سے پہلے ہی اس نے اس مضمون پر غور کی کہ مسلمانونکی مسجدین جب ان کے قبضہ مین آجاوین تو ان سے کیا کام لیا جاوے یہ سکیم ایک خطرناک سکیم ہے اور بہی غالباً اس ڈہنگ پر طیار کی گئی ہے جیسی پچھلے دنون

پروفیسر پرمانند کی تلاشی مین نکلی.

تھی. کچھ عجب نہین اگر لاہور مین وہ سکیم طیار ہوئی ہے تو گرو کل کے پروفیسر نے مسجدون کے متعلق تجویز کی ہے اور کچھ بہی بعید نہین کہ اسکو ساتھ ہی گرجون کا بہی فیصلہ کر لیا ہو کہ ان سے کیا کام لیا جاویگا.

مسلمان اور ان کا جان و مال اور ان کی عبادت گاہین گورنمنٹ برطانیہ کے زیر حفاظت ہین

پس ان پر اسی وقت آریون کا قبضہ ہو سکتا ہے جبکہ خاک بدہن دشمن خدانخواستہ

برٹش راج اُٹھ جاوے

اب معاملہ صاف ہے پروفیسر رام دیو کی اس تجویز کی تہ مین دراصل برٹش راج کے خلاف منصوبہ بازی پائی جاتی ہے نہ کہ صرف مسلمانون کے خلاف کیونکہ مسلمانون کی مسجدین بجز اسکے انکے قبضہ مین آہی نہین سکتی ہین کہ برٹش راج کا سایہ ہمارے سر سے دُور کرنے کے لئے کوئی خطرناک منصوبہ ہو پس مین واقعات کی ان صاف ترتیب مین اس معاملہ کو گورنمنٹ کے نوٹس مین لانا ضروری سمجھتا ہون. اس کے بعد پروفیسر رام دیو اور اس کے ہمخیالون کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مسلمان اپنے مذہب کو جان سے عزیز رکھتے ہین اور جو چیز انکے مذہب کی محافظ ہے اُس پر وہ اپنی جان قربان کر دینا معمولی بات جانتے ہین.

برٹش رول ہمارے مذہب کا محافظ ہے

جس نے اپنی فیاضی سے یہ مسجدین جو انقلاب روزگار کی وجہ سے سرکاری قبضہ مین جا رہی تہین ہمین واپس دین. ہماری کتابون کی حفاظت اور مذہبی اشاعت کے لئے وہ پریس کی برکت کو ساتھ لایا اور پہر بجاآوری احکام شریعت کے لئے پوری آزادی اور امن دیا اس لئے مسلمان جب تک زندہ ہین اور انکی رگون مین زندگی کی روح حرکت کرتی ہے وہ برٹش تاج کے نیچے اسکی حفاظت کے لئے جان دینے کو آمادہ ہین. پروفیسر رام دیو اور اس کے مشیر و معاون خوب یاد رکھین کہ وہ اپنے منصوبہ مین کامیاب نہین ہو سکتے برٹش راج کے خلاف اس قسم کی حرکات اچھا نتیجہ پیدا نہین کرینگی تم لوگ خواہ نخواہ ہمین الزام دیتے ہو کہ ہم گورنمنٹ کو تمہاری حرکات کے متعلق باخبر کرتے ہین تم خود سوچو اور اپنے گریبان مین منہ ڈالکر بولو کہ اس قسم کی تقریرون کا مطلب صاف الفاظ مین کیا ہے؟

مین آریہ پرتی ندی سبہا پنجاب کو آگاہ کرتا ہون کہ وہ ایسی تقریرین کرنے سے رام دیو کو روکدے کیونکہ یہ زہریلا اثر اپنے اندر رکھتی ہین اور مین گورنمنٹ پنجاب کی خدمت مین نہائت ادب سے التماس کرنا اپنا فرض سمجھتا ہون کہ (۱) اس تقریر کا مفہوم جو کچھ بہی ہے وہ توجہ کے قابل ہو ایک طرف سکھون کو مسلمانون کے خلاف اکسانے کی کوشش کی ہے دوسری طرف آریون (۲) مین وہ سپرٹ پیدا کرنی چاہی ہے جو بہترین نتائج پیدا نہین کر سکتی +

الوداع مادرمن

گورنمنٹ بنگال نے الوداع مادرمن کے گیت والی دہوتیون کی ضبطی کا حکم دیدیا ہے۔ یہ گیت کہا جاتا ہے۔ خودی رام بوس نے تختہ پھانسی پر گایا تہا افسوس ہے کہ لوگ کس کس طرح پراہل ملک مین خطرناک مذاق پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہین

دیانندجی کی گرفتاری

سلہٹ (آسام) مین حبیب گنج کے چار لڑکون کو بہگالے جانے کے جرم مین اردن چل آشرم کے مہتمم دیانندجی اور ودان کے ساتہی ہنسانند اور جیوانند نامی گرفتار کئے گئے ہین۔ اندلوئین۔

اضافہ محصول

گورنمنٹ ہند نے سال روان کے بجٹ مین تمباکو۔ شراب۔ مٹی کے تیل چاندی اور اسٹامپ پر محصول بڑہا دیا ہے اس کے متعلق اخبارات مین رائے زنیان ہو رہی ہین۔ میری دانست مین اول الذکر دو چیزین ایسی ہین۔ کہ ان پر اضافہ محصول بہت درست ہے اسلئے کہ ملک مین شراب اور سگرٹ نوشی کا رواج بہت بے طرح بڑھ رہا ہے۔ میرے کتہ خیال سے تو اس پر جس قدر محصول ہو کم ہے تاکہ ان کا استعمال کم ہو۔ البتہ مٹی کے تیل پر چونکہ وہ پبلک ضروریات کا بہت بڑا حصہ ہے۔ محصول کا اضافہ کرنا موزون نہین معلوم ہوتا

آؤ ملکر بکری ہی کے کباب کہالین

ہندوستان مین بہارت کا پیغام" ایک نظم شائع ہوئی ہے جسمین ہندو و مسلمانون کے سوال پر خیالات ظاہر کئے گئے ہین۔ آخر مین بتایا ہے۔

بیٹو ذرا سنو تو ہون فیصلہ چکاتی ؛ ہر روز کا مین جھگڑا ہون آج طے کراتی
گنگا جلی اُٹھا کن قرآن ہون اُٹھاتی ؛ جو مدتون سے ٹہانی تہی آج ہون سناتی

گاؤکشی وہ چھوڑین تم چھوت چہات چھوڑو

وہ ایک بات چھوڑین تم ایک بات چھوڑو

اگر ہمارے ہندو دوست فیصلہ کی یہی صورت یقینی سمجھتے ہین تو مسلمان اس پر بہی طیار ہونگے۔ آؤ ملکر بکری ہی کے کباب کہالو اور عملی ثبوت دو۔

اتحاد کی ایک ہی راہ ہے

مگر اتنی سی بات پر بہی مسلمانون اور ہندون مین اتحاد نہیں ہو سکتا۔ اتحاد کی وہی صورت ہے۔ جو پیغام صلح مین پیش کیا گیا ہے۔ یعنے ہمارے ہندو بہائی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کرین اور گالیان دینے والون کا منہ بند کردین۔ مسلمان بڑی خوشی سے گاؤکشی چھوڑین گے۔ ہندو لیڈر اس پر غور کرین۔

انسداد گداگری

ہز ہائینس نظام نے گداگری کے انسداد پر توجہ فرمائی ہے جس سے اُمید ہے کہ ریاست نظام مین گداگری بند ہو جاوے گی خیرات کے مناسب انتظام کے لئے غریب خانے جاری کئے جاوین گے جہان مستحق لوگون کی امداد ہوگی۔ یتیم خانے قائم ہونگے بہر حال یہ تجویز نہایت عمدہ اور قابل تقلید ہے گداگری کے لباس مین بہت سی وارداتین ہوتی ہین۔ ان سے امن ہو گا۔ ہم نے اس سے پہلے بعض موقعون پر انسداد گداگری کے لئے مختلف اخبارات مین تحریکین کی تہین۔ ملک مین یہ تجویز نہایت قدر کی نگاہ سے دیکہی جاوے گی اب ضرورت ہے کہ گداگری کا انسداد کیا جاوے اور خیرات کے بہترین مصرف کے لئے ہر جگہ یتیم خانے اور محتاج خانے قائم ہو جائین۔ اور تمام خیرات یکجا جمع ہو اسلام نے اسی اصول پر زکوٰۃ اور صدقات کو ایک جگہ امیر المومنین کے ماتحت جمع کرنیکی ہدایت کی ہے اور اسی پر عمل ہوتا آیا۔ اب ضرورت ہے کہ اس اصل کو جاری کیا جاوے

انجنیرنگ کی تعلیم کیلئے امتحان داخلہ

مولوی عبد العزیز صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج ایک روشن خیال اور مسلمانون کی موجودہ حالت کو دل سے محسوس کرنے والے نوجوان ہین انہون نے تعلیمی کانفرنس کی بنیاد رکھی ہے جو انجمن حمایت اسلام کے اس سال کے سالانہ جلسہ کے ساتھ ہوگی اور مفید اور قابل غور مضامین اور امور پر دلچسپ بحث ہوگی اور اب ان کی طرف سے مسلمان طلبا کے لئے اطلاع شائع ہوئی ہے۔ اسلامیہ کالج لاہور مین رڑکی کالج اور لاہور انجنیرنگ سکول کے امتحانات داخلہ کے لئے امیدوارون کو طیار کرنے کی غرض سے جماعتین کہل گئی ہین۔ جو صاحب ان سے فائدہ اُٹہانا چاہین وہ پرنسپل اسلامیہ کالج سے درخواست کرین لاہور انجنیرنگ سکول کا امتحان داخلہ ابتدائے مئی مین اور رڑکی کا ماہ جون مین ہو گا۔ رڑکی مین اسسٹنٹ انجنیر کلاس کے لئے اسال ایف۔ اے کی اور اوورسیر کلاس کے لئے انٹرنس کی شرط ہے۔ مسلمانون کو اس جدید کلاس سے جو اسلامیہ کالج مین کھلی ہے ضرور فائدہ اٹہانا چاہئے۔ مزید حالات پرنسپل صاحب سے معلوم ہو سکتے ہین۔

انٹرنس مین عربی کا پرچہ

عربی مسلمانون کی مذہبی زبان ہے اس کی اشاعت اور دلچسپی پیدا کرنے کے لئے مسلمان جس قدر توجہ کرین کم ہے مگر افسوس تو یہ ہے کہ نوجوانون مین ایک تو پہلے ہی اس کا مذاق کم ہے۔ اس پر طرّہ یہ کہ یونیورسٹی کے ممتحن صاحبان اپنے اظہار لیاقت کے خیال مین محو ہو کر امتحانی سوالات کو ایسا مشکل بنانے کی کوشش کرتے ہین کہ طالب علمون مین عربی کا رہا سہا مذاق بہی کم ہو جائے اس سال انٹرنس کے امتحان مین جو عربی کا پرچہ (الف) دیا گیا ہے وہ نہ صرف مشکل ہی ہے بلکہ اس مین ۳۰ نمبر کے سوالات عربی کورس سے باہر کے بہی ہین جن کے جواب دینا آسان امر نہین۔ اس کے بالمقابل سنسکرت کے پرچون مین پنڈت صاحبان آسانی اور سہولت کو مدنظر رکھتے ہین۔ چنانچہ اسی سال سنسکرت کے پرچہ الف مین زیادہ تر سوالات فورتھ ہائی کے کورس سے دئے گئے ہین۔ پنجاب یونیورسٹی کو اس موقعہ پر ممتحن صاحبان کو خاص طور پر ہدایت کرنی چاہئے کہ وہ پرچون کے دیکھنے مین اور نمبر دینے مین سہولیت کو مدنظر رکھین۔ اسلامی سکولون کے طالب علم جو سکول کی طرف سے عربی لینے پر گویا مجبور کئے جاتے ہین یا کم از کم اسلامی سکول اپنا فرض سمجہتے ہین کہ ان کے طالب علم عربی لین اس طرح پر سخت نقصان مین رہین گے اگر توجہ نہ کیگئی۔ ہم امید کرتا ہون کہ مسلمان اخبار نویس اس معاملہ پر فوری نوٹس لیکر یونیورسٹی کو متوجہ کرین گے۔

درخواست دُعا

علی گڑہ کالج سے ہمارے عزیز احمدی نوجوان مرزا عزیز احمد۔ محمد فقیر اللہ۔ سردار خان۔ خیر الدین صاحب بی۔ اے مین اور شیر محمد ایم۔ اے کے امتحان مین اور خواجہ عبد الرحمان ایف۔ اے مین اور ایسا ہی لاہور سے بہت سے عزیز میڈیکل کالج و ڈینٹری کالج [illegible]

مختصر نوٹ

دبی زبان سے اعتراف

اہل حدیث نے ۱۸ مارچ کی اشاعۃ مین ضرورت مرکز پر بحث کرتے ہوئے ہمارے سلسلہ کے متعلق ذیل کا ریمارک پاس کیا ہے۔

آج ہمارے پڑوس مین قادیانی جماعت فخر کرتی ہے کہ ہمارا مرکز وحدت (امام) ہے اور ہمارے سوا کسی کا نہین حالانکہ ہم دیکھتے ہین کہ ان لوگون مین بھی اس قسم کے اختلاف ضرور ہین جو فہم مسایل سے تعلق رکھتے ہین"

مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ خیال سراسر غلط اور خلاف واقعہ ہے ہرچند افہام مختلف ہین لیکن ہماری جماعت بحمد اللہ اپنے امام کے فیصلہ کو ہر امر مین

قطعی اور یقینی تسلیم کرتی ہے

اس غلط فہمی کے رفع کرنے کے بعد مین اس امر کے اظہار کے لئے پھر دل مین جوش پاتا ہون اور احمدی قوم کو مبارکباد دیتا ہون کہ اس کا اسوہ اس امر مین بہرحال اسوہ حسنہ ہے مجھے تو حیرت ہی ہوتی ہے کہ یہ لوگ جو اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت کہتے اور کہلاتے ہین۔ جس حال مین کوئی امام مفترض الطاعۃ نہین رکھتے۔ تو جماعت بدون امام کیونکر بنتے ہین۔ ہمارے منکرو! سچائی سے موہنہ پھیرنا اچھا نہین مخالفت کیون ہماری خوبیون کی تسلیم سے تمہین روکتی ہے؟ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ مسلمانون مین صرف یہی ایک قوم ہے جو باوجود مختلف طبیعتون اور مختلف مذاقون کے پھر بھی ایک امام کے فیصلہ کے سامنے

سر جھکا دیتی ہے

اور یہی مبارک راہ اتحاد کی ہوسکتی ہے۔ سوچو تو اس مین تمہارے لئے نور ہدایت ہے

لما تقولون ما لا تفعلون

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے مولانا شبلی کے اس مضمون پر جو ضرورت مرکز پر انہون نے شائع کیا ہے تنقید کی ہے اور ضرورت مرکز کو تسلیم کرتے ہوئے عام مسلمانون کے اتحاد کیلئے بتایا ہے۔ کہ صرف

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کو بطور قدر مشترک لیکر فروعی نزاعون مین نہ پڑکر اتحاد ہوسکتا ہے یا دوسرے الفاظ مین یون کہو کہ جہان تک ہمارا اتفاق ہے اور فروعی نزاعین بھی رہین مگر وہ بموجب عناد اور عداوت نہ ہون اسی ضمن مین اونہون نے اپنے نقطہ نزاع کو جو غزنویون اور ان کے درمیان ہے دہرایا ہے۔

افسوس ہے کہ جب ہمارے امام مغفور نے "الصلح خیر" کا اشتہار دیا۔ تو سب سے اول مخالفت کرنیوالے یہی بزرگ تھے اور اسی اخبار مین یعنے ۱۸ مارچ کے اہل حدیث مین وزیرآبادی حافظ کی دعوت والے مضمون پر دو صفحہ کا مضمون لکھا اور بڑے فخر سے وزیرآبادی حافظ کے خط کو شائع کیا جسمین اس نے لکھا ہے کہ

"مینے مرزائیون کی دعوت نہین کی بلکہ عزیز عبدالجبار کو سخت منع کیا .... نہ ان لوگون سے مصافحہ کیا نہ انکی کسی نوع کی خاطر کی"

مولوی ثناء اللہ صاحب خود ہی بتائین کہ یہ فعل وزیرآبادی حافظ کا جس پر وہ فخر کرتا ہے قابل ملامت ہے یا قابل تعریف؟ اور کیا مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ مذہب نہین کہ وہ حضرت مرزا صاحب مغفور کے مریدین کو کافر نہین کہتا؟ اور ان سے سلام علیکم کرنا اور مصافحہ کرنا درست نہین جانتا؟

وزیرآبادی حافظ کی دعوت کے واقعہ پر مجھے اس نوٹ کے لکھنے کی ضرورت نہین تھی اور نہ مین اس کے مصافحہ سے یا تواضع سے احمدیون کی رفعت شان یقین کرتا ہون۔ اگر وہ احمدیون سے عبوس الوجہ رہتا ہے یا اپنے بیٹے کے مدعو کردہ لوگون سے اس نے مصافحہ نہین کیا تو اس سے اس کے اپنے اخلاق کی کمزوری ثابت ہوتی ہے نہ کچھ اور۔ مگر جس حال مین مسلمانون مین اتحاد کا شائق ثناء اللہ مانتا ہے کہ

لا اکراہ فی الدین

قرآن کریم کا ارشاد ہے اور اس پر عمل ہونا چاہیئے اور ہر شخص اپنے فہم کے لئے مختار ہے اور موجودہ نفاق اور شقاق نفسانیت کا مسئلہ ہے تو یہ مسئلہ انہین احمدیون کے متعلق کیون بھول جاتا ہے؟ اس لئے میرا حق ہے۔ کہ مین اپنے امرتسری منکر کو

لما تقولون ما لا تفعلون

پر توجہ دلاؤن۔ اسی ضمن مین ہمارے سلسلہ پر جو دروغ بانی کا الزام لگایا ہے یہ بھی سراسر جھوٹ ہے اسی واقعہ دعوۃ کے متعلق خود وزیرآبادی حافظ کا خط شہادت دیتا ہے کہ احمدیون کی دعوت کیگئی۔ پھر جبکہ یہ امر بجائے خود مستحسن تھا۔ برا نہین تھا۔ تو اس پر اتنی لمبی بحث کی حاجت ہی کیا تھی؟ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نفسانیت سے مخالفت نہین کرتے جس کا وہ اعتراف کرتے ہین۔ تو وہ انصاف سے کہین کہ انہین خوش ہونا چاہیئے تھا یا نعل در آتش وہ سمجھتے۔ کہ مسلمانون مین اتحاد کے لئے قدم بڑھایا جا رہا ہے حافظ وزیرآبادی کے سعادتمند بیٹے نے اگر نیکی اور مصالحت اور باپ سے بڑھکر فراخدلی کی طرف قدم اٹھایا تو کیا برا کیا کبھی

پدر نتواند پسر تمام کند

کا بھی وقت آجایا کرتا ہے غرض مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ مضمون خود ان کی اپنی نظیر اور نکتہ خیال سے اس قابل ہے کہ وہ اس پر تھوک دین اور اپنی غلطی کا اعتراف کرین اور اپنے روحانی باپ وزیرآبادی کو ان الفاظ کے لئے ملامت کرین جو انہون نے اپنے خط مین لکھے ہین۔ کاش ہمارے مخالف فراخ حوصلگی سے کام لین۔

مہ نور میفشاند و سگ بانگ مے زند

ایسی نکتہ چینی جو دیانت اور حق پژوہی کے اصولون سے کی جاوے۔ کبھی بھی معیوب اور مکروہ نہین سمجھی گئی۔ لیکن جہان محض عداوت اور شرارت مدنظر ہو وہ لعنتی کام ہے۔

معزز ہم عصر بدر نے ارشادات نبوی کے تحت مین کھانا کھانے کے متعلق بعض ارشادات نبوی دیکر ان کی فلاسفی بیان کی تھی۔ ان مین سے کھانا کھانے کے بعد انگلیان چاٹنے پر بھی ایک نوٹ تھا۔ لاہور کی گوشت خور پارٹی کے آرگن آریہ گزٹ (جس نے الحکم سے تبادلہ بندکرکے اپنی فراخدلی کا ثبوت دیا ہے) کی تازہ اشاعت مین اس پر ہنسی اڑائی ہے۔ اور لکھا ہے کہ آجکل کی تہذیب اول تو ہاتھ سے کھانا کھانے کی نسبت چمچہ کے حق مین ہے۔ لیکن اگر ہاتھون کا استعمال جاری رکھا جاوے۔ تو بھی انگلیان چاٹنا ایسا فعل نہین جسے نئی روشنی کے پیرو اچھی نظر سے دیکھین" اور پھر آخر مین لکھا ہے کہ یہ مسلمانون کا فلسفہ جدید ہے۔ کیا مذہب لہسن نہ کھانے اور انگلیان چاٹنے مین آگیا ہے"

آریہ گزٹ کا ایڈیٹر ایم۔ اے ہے اس لئے اگر وہ نئی تہذیب کا دلدادہ ہو کر چھری کانٹے سے کھانے کے حق ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ مگر آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کی حیثیت سے یہ فقرہ اس کے قلم سے نکلنا تعجب خیز ضرور ہے کیونکہ ایک آریہ اخبار کے ایڈیٹر کی حیثیت سے ساری تہذیب اور صداقتوں کا سرچشمہ تو وید ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ کل ویدوں سے چھری کانٹے کے ساتھ کھانا کھانے کی کوئی شرتی وہ پیش نہیں کر سکیگا اور قدیم آرین تہذیب میں تو وہ اس کی مثال غالباً درختوں کے پتوں کے برتن بنا کر ان میں کھانا رکھ کر کھانے کے سوا دے بھی نہ سکیگا۔ جس کا نمونہ اب تک بھی دیکھا جاتا ہے۔ لالہ دیوان چند ایم۔ اے ہو کر انگلیاں چاٹنے یا لہسن کھانے یا نہ کھانے کو مذہب سے الگ بتاتے ہیں ورنہ ایک آریہ تو پیشاب یا پاخانے کے قواعد اور اصولوں کو بھی مذہب کا جزو جانتا ہے اور جاننا چاہیئے کیونکہ مذہب کی تکمیل ہو سکتی ہی نہیں جب تک اخلاق اور تمدن کے اصول نہ دئے جاویں اگر کھانے پینے کو مذہب سے کوئی تعلق نہیں تو پھر آریہ گزٹ کے ایڈیٹر صاحب کے خیال میں کسی چیز کے کھانے یا نہ کھانے کا سوال مذہبی سوال رہ سکتا ہی نہیں؟

میں آریہ گزٹ کے ایڈیٹر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ انگلیاں چاٹنا تو خیر مذہب میں نہ سہی مگر لالہ صاحب! یہ گوبر سے چوکا پوت کر اس گیلی زمین میں بیٹھ کر کھانا طیار کرنا اور کھانا یہ کس تہذیب کے چشمہ سے نکلا ہے؟

علاوہ بریں آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کو اپنے مدنظر آرین تہذیب ہے جہاں لمبے لمبے ناخن سنیاسی سادہوؤں کی صورت میں بڑھا لئے جاتے ہیں اور گو بر میں لت پت رہ کر ان میں کچھ پھنسا بھی رہ سکتا ہے اور آب دست لیتے وقت صرف ایک گلاس سے ہی کام لیا جاتا ہے یا پیشاب کرتے وقت دھوتی یا پاجامہ کا تر رہنا معمولی امر ہے۔ ورنہ اگر وہ اسلام سے واقف ہوتے تو اس قسم کی باتیں نہ کرتے۔ اسلام کامل مذہب ہے، اور اس نے تمام اُمور کے متعلق کامل ہدائتیں دی ہیں اور پھر کوئی مرحلہ ایسا نہیں جہاں وہ جسمانیات سے رُوحانیات کی طرف نہ لے گیا ہو۔

آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کا تو فرض یہ تھا کہ انگلیاں چاٹنے کی جو مصلحت بتائی گئی ہے اس کے خلاف کچھ کہتا۔ مگر یہ تو اس سے نہ ہو سکا۔ صرف اس کو فلسفہ جدید کہہ کر ہنسی اُڑائی لیکن اگر کوئی لالہ صاحب سے پوچھے کہ کیوں جناب لنگوٹ باندھکر ننگے رہنا یہ ویدک تہذیب موجودہ تہذیب سے کہاں تک مقابلہ کرتی ہے۔ تو فوراً کہدینگے کہ ہمیں گالیاں دی جاتی ہیں۔

کاش وہ تہذیب کے مفہوم کو ہی سمجھتے اور تہذیب اور تعیش میں فرق کرنا جانتے تو انہیں ایسا اعتراض کرتے ہوئے شرم آجاتی۔

لہسن کے استعمال کے متعلق بھی آپنے درفشانی کی ہے حالانکہ بدر کے نامہ نگار سید کا منشا صرف یہ دکھانے کا تھا اور یہی ارشاد نبوی کا منشا ہے کہ ایسے اُمور جو ملائکہ سے تعلق کو بڑھانے والے ہوں اور مجلسی رنگ میں باعث نفرت نہ ہوں ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

لالہ رام پرشاد صاحب جب خود ہندوؤں میں لہسن کی کھانا بُرا سمجھتے ہیں تو اس پر اعتراض سخت نادانی ہے۔

لالہ صاحب اگر سولی کہا کر کسی مجمع میں جاویں اور وہاں ڈکاریں مار کر دوسروں کے دماغ پراگندہ کریں تو انہیں ان ریمارکس کا علم ہو سکتا ہے۔ جو ان کی نسبت پاس کئے جاویں۔ اسی طرح پر لہسن یعنے کچے لہسن کی بو میں کچھ ایسا ناگوار حصہ ہے کہ دوسرے لوگ برداشت نہیں کر سکتے اور جب اطمینان قلب میں فرق ہو تو پھر عبادت الٰہی میں سرور اور یکجہتی مشکل ہوتی ہے اس لئے مسجد میں خوشبودار چیزوں کا رکھنا ضروری ہے۔

تعجب ہے کہ لالہ صاحب ایم۔ اے ہو کر اور آریہ ہو کر ایسی باتیں کرتے ہیں اگر ان باتوں کا مذہب سے کوئی واسطہ نہیں۔ تو وہ ہوَن میں بجائے خوشبودار چیزیں ڈالنے کے پاخانہ ڈالکر جلایا کریں اور اس میں لہسن وغیرہ بھی ڈال لیا کریں۔ مگر آپ یقیناً ایسا نہیں کریں گے۔ اس سے دو فائدے ہونگے۔ ایک تو جھنگن نہ رکھنی پڑے گی اور دوسرے آریہ سماجیوں کا وہ مذہبی فرض ادا ہو جاویگا جو باوجہ گرانی نہیں ہو سکتا یعنی روزانہ ہوَن کا فرض۔

اس قسم کے لغو اعتراضوں سے آریہ سماج کے سمجھدار لوگوں کو خدا جانے کیا ملتا ہے؟

نئی تہذیب کی دلدادگی ہی نے شاید ناچ و دیا کی تعلیم عورتوں کے لئے ستیارتھ پرکاش میں لازمی کر دی ہے آہ!

عقل کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رُخ کافر و دیندار کا

ریاست دھولپور اور آریہ سماج

تہذیب ناقل ہے کہ ریاست دھولپور کے راجہ نے عام حکم جاری کیا ہے کہ ان کے علاقہ میں جس شخص کے پاس آریہ سماج کی کتابیں پائی جاویں وہ فوراً گرفتار کر لیا جاوے۔ دھولپور کے آریے اپنی کتابیں آگرہ چھوڑ گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آریہ مندر بند ہو گیا ہے اور آریوں کی نگرانی کی جاتی ہے۔ راجہ صاحب دھولپور کا یہ حکم نظرثانی کا ضرور محتاج ہے اس قسم کے شدید حکم اچھی نظروں سے نہیں دیکھے جاتے۔ تاہم رموز مملکت کو راجہ صاحب خوب سمجھتے ہیں۔

امریکہ میں طلاق کی کثرت

ممالک متحدہ امریکہ کی رپورٹ مردم شماری نے بتایا ہے کہ بارہ شادیوں میں ایک طلاق عمل میں آئی ہے۔ طلاق کی یہ کثرت امریکہ کی اخلاقی حالت کا معیار ہے اسلئے کہ عیسائی مذہب کے رو سے طلاق صرف زنا سے واقع ہوتا ہے۔

اسلام فرانس میں

فرانس میں ایک لیڈی نے اسلام قبول کر کے ایک انجمن اشاعت اسلام کے نام سے قائم کی ہے جس کا نام اسلامی برادری ہے اس لیڈی کا نام عزیزہ عائشہ لسروں ہے اور اس نے ایک اخبار مشرق نامی بھی اس غرض سے نکالا ہے کہ وہ اہل فرانس کو اسلام کی حقیقت سے آگاہ کرے اور ان کو دعوت اسلام دے اور وہ اخبار لکھتا ہے کہ قرآن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لیڈی صدق دل سے مسلمان ہوئی ہے اور خوشحال بھی ہے کیونکہ فرانس میں اخبار نکالنا معمولی بات نہیں اگر وہ ہندوستان کی کسی ریاست میں مسلمان ہوتی تو کچھ شک ہو سکتا تھا۔ مگر فرانس میں اس کا اسلام قبول کرنا دلی رجحان کو ظاہر کرتا ہے یہ سب کچھ سہی۔ مگر اسلام کے متعلق اس لیڈی کو صحیح معلومات بہم پہونچانے کا مسلمانوں کے پاس کیا ذریعہ ہے؟

مختصر نوٹ

دبی زبان سے اعتراف

اہل حدیث نے ۱۸ مارچ کی اشاعت میں ضرورت مرکز پر بحث کرتے ہوئے ہمارے سلسلہ کے متعلق ذیل کا ریمارک پاس کیا ہے۔

"آج ہمارے پڑوس میں قادیانی جماعت فخر کرتی ہے کہ ہمارا مرکز وحدت (امام) ہے اور ہمارے سوا کسی کا نہیں حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں میں بھی اس قسم کے اختلاف ضرور ہیں جو فہم مسایل سے تعلق رکھتے ہیں"

مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ خیال سراسر غلط اور خلاف واقعہ ہے ہرچند افہام مختلف ہیں لیکن ہماری جماعت بحمد اللہ اپنے امام کے فیصلہ کو ہر امر میں

قطعی اور یقینی تسلیم کرتی ہے

اس غلط فہمی کے رفع کرنے کے بعد میں اس امر کے اظہار کے لئے پھر دل میں جوش پاتا ہوں اور احمدی قوم کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اس کا اسوہ اس امر میں بہرحال اسوہ حسنہ ہے مجھے تو حیرت ہی ہوتی ہے کہ یہ لوگ جو اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت کہتے اور کہلاتے ہیں۔ جس حال میں کوئی امام مفترض الطاعۃ نہیں رکھتے۔ تو جماعت بدون امام کیونکر بناتے ہیں۔ ہمارے منکرو اسچائی سے مونہہ پھیرنا اچھا نہیں مخالفت کیوں ہماری خوبیوں کی تسلیم سے تمہیں روکتی ہے؟ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں صرف یہی ایک قوم ہے جو باوجود مختلف طبیعتوں اور مختلف مذاقوں کے پھر بھی ایک امام کے فیصلہ کے سامنے

سر جھکا دیتی ہے

اور یہی مبارک راہ اتحاد کی ہو سکتی ہے۔ سوچو تو اس میں تمہارے لئے نور ہدایت ہے

لم تقولون ما لا تفعلون

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے مولانا شبلی کے اس مضمون پر جو ضرورت مرکز پر انہوں نے شایع کیا ہے تنقید کی ہے اور ضرورت مرکز کو تسلیم کرتے ہوئے عام مسلمانوں کے اتحاد کیلئے بتایا ہے۔ کہ صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو بطور قدر مشترک لیکر فروعی نزاعوں میں نہ پڑکر اتحاد ہو سکتا ہے یا دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ جہاں تک ہمارا اتفاق ہے اور فروعی نزاعیں بھی رہیں مگر وہ موجب عناد اور عداوت نہ ہوں اسی ضمن میں انہوں نے اپنے حقہ نزاع کو جو غزنویوں اور ان کے درمیان ہے۔ دہرایا ہے۔

افسوس ہے کہ جب ہمارے امام مغفور نے "الصلح خیر" کا اشتہار دیا۔ تو سب سے اول مخالفت کرنیوالے یہی بزرگ تھے اور اسی اخبار میں یعنے ۱۸ مارچ کے اہل حدیث میں وزیرآبادی حافظ کی دعوت والے مضمون پر دو صفحہ کا مضمون لکھا اور بڑے فخر سے وزیرآبادی حافظ کے خط کو شایع کیا جسمیں اس نے لکھا ہے کہ

"میں مرزائیوں کی دعوت نہیں کی بلکہ عزیز عبدالجبار کو سخت منع کیا .... نہ ان لوگوں سے مصافحہ کیا نہ انکی کسی نوع کی خاطر کی"

مولوی ثناء اللہ صاحب خود ہی بتائیں کہ یہ فعل وزیرآبادی حافظ کا جس پر وہ فخر کرتا ہے قابل ملامت ہے یا قابل تعریف؟ اور کیا مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ مذہب نہیں کہ وہ حضرت مرزا صاحب مغفور کے مریدین کو کافر نہیں کہتا؟ اور ان سے سلام علیکم کرنا اور مصافحہ کرنا درست نہیں جانتا؟

وزیرآبادی حافظ کی دعوت کے واقعہ پر مجھے اس نوٹ کے لکھنے کی ضرورت نہیں تھی اور نہ میں اس کے مصافحہ سے یا تواضع سے احمدیوں کی رفعت شان یقین کرتا ہوں۔ اگر وہ احمدیوں سے عبوس الوجہ رہتا ہے یا اپنے بیٹے کے مدعو کردہ لوگوں سے اس نے مصافحہ نہیں کیا تو اس سے اس کے اپنے اخلاق کی کمزوری ثابت ہوتی ہے نہ کچھ اور۔ مگر جس حال میں مسلمانوں میں اتحاد کا شائق ثناء اللہ مانتا ہے کہ

لا اکراہ فی الدین

قرآن کریم کا ارشاد ہے اور اس پر عمل ہونا چاہیئے اور ہر شخص اپنے فہم کے لئے مختار ہے اور موجودہ نفاق اور شقاق نفسانیت کا مسئلہ ہے تو یہ مسئلہ انہیں احمدیوں کے متعلق کیوں بھول جاتا ہے؟ اس لئے میرا حق ہے۔ کہ میں اپنے امرتسری منکر کو

لم تقولون ما لا تفعلون

پر توجہ دلاؤں۔ اسی ضمن میں ہمارے سلسلہ پر جو دروغ بیانی کا الزام لگایا ہے یہ بھی سراسر جھوٹ ہے اسی واقعہ دعوۃ کے متعلق خود وزیرآبادی حافظ کا خط شہادت دیتا ہے کہ احمدیوں کی دعوت کیگئی۔ پھر جبکہ یہ امر بجائے خود مستحسن تھا۔ برا نہیں تھا۔ تو اس پر اتنی لمبی بحث کی حاجت ہی کیا تھی؟ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نفسانیت سے مخالفت نہیں کرتے جس کا وہ اعتراف کرتے ہیں۔ تو وہ انصاف سے کہیں کہ انہیں خوش ہونا چاہیئے تھا یا نعل در آتش وہ سمجھتے۔ کہ مسلمانوں میں اتحاد کے لئے قدم بڑھایا جا رہا ہے حافظ وزیرآبادی کے سعادتمند بیٹے نے اگر نیکی اور محبت اور باپ سے بڑھکر فراخدلی کی طرف قدم اٹھایا تو کیا برا کیا

کبھی پدر نتواند پسر تمام کند

کا بھی وقت آیا کرتا ہے غرض مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ مضمون خود ان کی اپنی نظیر اور نکتہ خیال سے اس قابل ہے کہ وہ اس پر تھوک دیں اور اپنی غلطی کا اعتراف کریں اور اپنے روحانی باپ وزیرآبادی کو ان الفاظ کے لئے ملامت کریں جو انہوں نے اپنے خط میں لکھے ہیں۔ کاش ہمارے مخالف فراخ حوصلگی سے کام لیں۔

مہ نور میفشاند و سگ بانگ مے زند

ایسی نکتہ چینی جو دیانت اور حق پژوہی کے اصولوں کی جاوے۔ کبھی بھی معیوب اور مکروہ نہیں سمجھی گئی۔ لیکن جہاں محض عداوت اور شرارت مدنظر ہو وہ لعنتی کام ہے۔

معزز ہمعصر بدر نے ارشادات نبوی کے تحت میں کھانا کھانے کے متعلق بعض ارشادات نبوی دیکر ان کی فلاسفی بیان کی تھی۔ ان میں سے کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے پر بھی ایک نوٹ تھا۔ لاہور کی گوشت خور پارٹی کے آرگن آریہ گزٹ (جس نے الحکم سے تبادلہ بندکرکے اپنی فراخدلی کا ثبوت دیا ہے) کی تازہ اشاعت میں اس پر ہنسی اڑائی ہے۔ اور لکھا ہے کہ آجکل کی تہذیب اول تو ہاتھ سے کھانا کھانے کی نسبت چمچہ کے حق میں ہے۔ لیکن اگر ہاتھوں کا استعمال جاری رکھا جاوے۔ تو بھی انگلیاں چاٹنا ایسا فعل نہیں جسے نئی روشنی کے پیرو اچھی نظر سے دیکھیں۔" اور پھر آخر میں لکھا ہے کہ یہ مسلمانوں کا فلسفہ جدید ہے۔ کیا مذہب لہسن نہ کھانے اور انگلیاں چاٹنے میں آگیا ہے"

مسجدون کو آریہ مندر بنانے کا منصوبہ

(گورنمنٹ کی توجہ کے قابل)

مندرجہ بالا عنوان ایک سچے مسلمان کے لئے نہایت دلشکن اور سہمناک ہے. مگر جس تقریر کی بنا پر یہ عنوان تجویز کیا گیا ہے وہ بجائے خود بہی خطرناک ہے کہ اس پر گورنمنٹ کو توجہ دلانا مین اپنا فرض سمجہتا ہون۔

۶ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء کو لاہور کی وچھو والی آریہ سماج مین لیکھرام آریہ مقتول کی برسی منائی گئی اور اس مین گورو کل کانگڑی کے پروفیسر رام دیو نے ایک پُر جوش تقریر کی یہ وہی پروفیسر رام دیو ہین جن کی تعریف رسالہ اندین کی گئی تہی اس وقت اندر کے اس نوٹ پر بحث کرنا میرا مقصود نہین بلکہ پروفیسر رام دیو کی اس تقریر پر گورنمنٹ کو توجہ دلانا میرا مقصد ہے۔

پروفیسر رام دیو نے کہا: "آج ہمارے لئے خوشی کا دن ہے کیونکہ آریہ سماج کی اس دن فتح ہوئی کیونکہ مارنے پر وہی اُتر آتا ہے جو ہار جاوے اور جو دلایل مین قوی ہو وہ نہین مارا کرتا۔ تاریخ کے ورق گردانوگے تو دیکہو گورو گوبند سنگہ کو مسلمانون نے کیسی تکالیف پہونچائین۔ پہر انہین مسجدون کے گُردوارے بنائے گئے۔ اسی طرح اب ایک زمانہ آنیوالا ہے کہ یہ

تمام مسجدین آریہ مندر بنائی جائینگی

اور ان مین ہون ہوا کرین گے۔ مین سوچا کرتا ہون۔ کہ جب دہلی کی جامع مسجد ہمارے ہاتھ آجاوے گی تو ہم کیا کرین گے۔ ہم تمام ہندوستان کے آریہ نہین بلکہ تمام دنیا کے آریہ جمع ہو کر ایک کانفرنس کیا کرین گے۔ مجھے پاگل نہ سمجہین ہان ایسا پاگل ہون جیسا کہ مسیح پاگل تھا۔ کہ اس کی قوم نے اس کو تکالیف دین۔ مگر اب تم دیکھتے ہو کہ کیا ظہور ہو رہا ہے ان ہی معنون مین مین بہی پاگل ہون۔"

یہ پروفیسر رام دیو صاحب کی تقریر کا خلاصہ ہے انہین آریہ مقتول لیکھرام یا مسموم سوامی دیانند صاحب کی یادگار منانے کا اس مبارک راج مین ہر طرح کا حق حاصل ہے مگر انہین یہ حق حاصل نہین کہ وہ مسلمانون کے خلاف ایک قوم کو بہڑکانے اور آگ لگانے کا کام بہی کرین۔ جبکہ انہون نے سکھون کو مسلمانون کے خلاف بہڑکانے کی ناجایز کوشش کی ہے۔

پروفیسر رام دیو کا یہ فعل قابل التفات نہ ہوتا اگر اسی ضمن مین وہ ان برہمنون کا ذکر بہی کرتے جنہون نے گورو گوبند سنگہ کے صاحبزادون کو زندہ دیوار مین چنوا دیا تہا اور ساتھ ہی مسلمانون کے ان احسانات اور تعلقات کا ذکر کرتے۔ جو گورو صاحبان یا سکھون کے ساتہ رہے ہین۔ پروفیسر رام دیو نے اتنے ہی پر بس نہین کیا بلکہ اپنی قوم کے اندر اس جذبہ کو پیدا کرنا چاہا ہے۔ جو خطرناک سپرٹ کا مترادف ہے۔ یہ امر صاف ظاہر ہے کہ اگر بعض مسجدون کو گوردوارون کی صورت مین تبدیل کیا گیا ہے۔ تو اس تبدیلی مین قہری ہاتھ اور جنگی عنصر تھا۔ نہ یہ کہ مسلمانون نے موجودہ سکھ مذہب اختیار کر لیا اور مسجدونکو گردوارون کی صورت مین تبدیل کر دیا۔ بلکہ سخت جنگ و جدل کے بعد ایسا نتیجہ ظہور مین آیا۔

اسی نہج اور اصول پر پروفیسر رام دیو مسجدونکو آریہ مندر بنانے کی تجویز قوم کے سامنے رکھتے ہین اور ایسی حالت اور وقت مین کہ قوم کے جذبات کو اپیل کرنے اور ان مین انتقامی سپرٹ پیدا کرنے کے لئے آریہ مقتول کی وفات کے واقعات اس کے مدنظر مین اگرچہ یہ امر اب تک مشتبہ ہے کہ لیکھرام کو کسی نوآریہ نے قتل کیا یا کسی پکے آریہ نے کسی اندرونی سبب پر ہلاک کیا کیونکہ جب تک کوئی امر مصدقہ نہ ہو یکطرفہ رائے دینا سراسر فضول ہے۔ سنہ ۱۸۹۷ء کے اخبارات کے فائل دنیا سے گم نہین ہو گئے انہین لیکھرام کے قتل پر جو رائے زنیان ہوئی ہین وہ اب تک موجود ہین پہر مسلمانون کے خلاف جوش پیدا کرنا دانشمندی نہین۔

بہرحال پروفیسر رام دیو کی اس تقریر مین یہ حصہ ضرور قابل غور ہے اور نہ صرف ہمارے قابل غور بلکہ گورنمنٹ کی توجہ کے قابل ہے اس تقریر کے نتایج پر غور کی ضرورت ہے۔

ایک شخص جو آریون کی مسلمہ تعلیمی انسٹیٹیوشن کا پروفیسر ہے وہ آریون کے سامنے مسجدونکو آریہ مندر بنانے کی تحریک کرتا ہے اور دلی کی شاہی مسجد کو آرین کانفرنس کے لئے تجویز کرتا ہے اور یہ خیال اس کا نیا اور نرالا تہا جو تقریر کی رَو مین پیدا ہو گیا بلکہ وہ صاف طور پر کہتا ہے کہ مین سوچا کرتا ہون یعنے اس وقت سے پہلے ہی اس نے مضمون پر غور کی کہ مسلمانونکی مسجدین جب ان کے قبضہ مین آجاوینگی ان سے کیا کام لیا جاوے یہ سکیم ایک خطرناک سکیم ہے اور بہی غالباً اس ڈہنگ پر تیار کی گئی ہے جیسی پچھلے دنون

پروفیسر پرمانند کی تلاشی مین نکلی۔

تھی۔ کچھ عجب نہین اگر لاہور مین وہ سکیم تیار ہوئی ہے تو گروکل کے پروفیسر نے مسجدون کے متعلق تجویز کی ہے اور کچہہ بہی بعید نہین کہ انکے ساتہہ ہی گرجون کا بہی فیصلہ کر لیا ہو کہ ان سے کیا کام لیا جاویگا۔

مسلمان اور ان کا جان و مال اور ان کی عبادت گاہین

گورنمنٹ برطانیہ کے زیر حفاظت ہین

پس ان پر اسی دن آریون کا قبضہ ہو سکتا ہے جبکہ خاک بدہن دشمن خدانخواستہ

برٹش راج اُٹھ جاوے

اب معاملہ صاف ہے پروفیسر رام دیو کی اس تجویز کی تہ مین دراصل برٹش راج کے خلاف منصوبہ بازی پائی جاتی ہے نہ کہ صرف مسلمانون کے خلاف کیونکہ مسلمانون کی مسجدین بجز اسکے انکے قبضہ مین آہی نہین سکتی ہین کہ برٹش راج کا سایہ ہمارے سر سے دُور کرنے کے لئے کوئی خطرناک منصوبہ ہو پس مین واقعات کی ان صاف ترتیب مین اس معاملہ کو گورنمنٹ کے نوٹس مین لانا ضروری سمجہتا ہون۔ اس کے بعد پروفیسر رام دیو اور اس کے ہمخیالون کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مسلمان اپنے مذہب کو جان سے عزیز رکھتے ہین اور جو چیز انکے مذہب کی محافظ ہے اُس پر وہ اپنی جان قربان کر دینا معمولی بات جانتے ہین۔

برٹش رول ہمارے مذہب کا محافظ ہے

جس نے اپنی فیاضی سے یہ مسجدین جو انقلاب روزگار کی وجہ سے سرکاری قبضہ مین جا رہی تہین ہمین واپس دین۔ ہماری کتابون کی حفاظت اور مذہبی اشاعت کے لئے وہ پریس کی برکت کو ساتہہ لایا اور پہر بجا آوری احکام شریعت کے لئے پوری آزادی اور امن دیا اس لئے مسلمان جب تک زندہ ہین اور انکی رگون مین زندگی کی روح حرکت کرتی ہے وہ برٹش تاج کے نیچے اسکی حفاظت کے لئے جان دینے کو آمادہ ہین۔ پروفیسر رام دیو اور اسکے مشیر و معاون خوب یاد رکھین کہ وہ اپنے منصوبہ مین کامیاب نہین ہو سکتے برٹش راج کے خلاف اس قسم کی حرکات اچھا نتیجہ پیدا نہین کرینگی تم لوگ خواہ نخواہ ہمین الزام دیتے ہو کہ ہم گورنمنٹ کو تمہاری حرکات کے متعلق باخبر کرتے ہین تم خود سوچو اور اپنے گریبان مین منہ ڈالکر بولو کہ اس قسم کی تقریرون کا مطلب صاف الفاظ مین کیا ہے؟

مین آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو آگاہ کرتا ہون کہ وہ ایسی تقریرین کرنے سے رام دیو کو روکدے کیونکہ یہ زہریلا اثر اپنے اندر رکھتی ہین اور مین گورنمنٹ پنجاب کی خدمت مین نہایت ادب سے التماس کرنا اپنا فرض سمجہتا ہون کہ وہ اس تقریر کا مفہوم جو کچھ بہی ہے وہ توجہ کے قابل ہے ایک طرف سکھون کو مسلمانون کے خلاف اکسانے کی کوشش کی ہے دوسری طرف آریون مین وہ سپرٹ پیدا کرنی چاہی ہے جو بہتر نتائج پیدا نہین کرسکتی ◆

الوداع مادرمن

گورنمنٹ بنگال نے الوداع مادرمن کے گیت والی دہوتیون کی ضبطی کا حکم دیدیا ہے ۔ یہ گیت کہا جاتا ہے ۔ خودی رام بوس نے تختہ پھانسی پر گایا تہا افسوس ہے کہ لوگ کس کس طرح پر اس ملک مین خطرناک مذاق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہین

دیانندجی کی گرفتاری

سلہچر (آسام) مین جیب گنج کے چار لڑکون کو بہگالے جانے کے جرم مین اردن جل آشرم کے مہتمم دیانندجی اور دوان کے ساتہی ہنسانند اور جیوانند نامی گرفتار کئے گئے ہین ۔ انند لوٹین ۔

اضافہ محصول

گورنمنٹ ہند نے سال رواں کے بجٹ مین تمباکو ۔ شراب ۔ مٹی کے تیل چاندی اور اسٹامپ پر محصول بڑہا دیا ہے اس کے متعلق اخبارات مین رائے زنیان ہو رہی ہین ۔ میری دانست مین اول الذکر دو چیزین ایسی ہین ۔ کہ ان پر اضافہ محصول بہت درست ہے اسلئے کہ ملک مین شراب اور سگرٹ نوشی کا رواج بہت بے طرح بڑھ رہا ہے ۔ میرے نکتہ خیال سے تو اس پر جس قدر محصول ہو کم ہے تاکہ ان کا استعمال کم ہو ۔ البتہ مٹی کے تیل پر چونکہ وہ پبلک ضروریات کا بہت بڑا حصہ ہے ۔ محصول کا اضافہ کرنا موزون نہین معلوم ہوتا

آؤ ملکر بکری ہی کے کباب کہائین

ہندوستان مین "بہارت کا پیغام" ایک نظم شائع ہوئی ہے جسمین ہندو و مسلمانون کے سوال پر خیالات ظاہر کئے گئے ہین ۔ آخر مین بتایا ہے ۔

بیٹھو ذرا سنو تو ہون فیصلہ چکاتی ؛ ہر روز کا مین جھگڑا نہ دن تیج طرکراتی
گنگا جلی اٹھاؤ کن قرآن ہون اٹھاتی ؛ جو مدتون سے ہٹانی تہی آج ہون سناتی

گاؤکشی وہ چھوڑین تم چھوت چہات چھوڑو
وہ ایک بات چھوڑین تم ایک بات چھوڑو

اگر ہمارے ہندو دوست فیصلہ کی یہی صورت یقینی سمجھتے ہین تو مسلمان اس پر بھی طیار ہونگے ۔ آؤ ملکر بکری ہی کے کباب کہاؤ اور عملی ثبوت دو ۔

اتحاد کی ایک ہی راہ ہے

مگر اتنی سی بات پر ہی مسلمانون اور ہندون مین اتحاد نہیں ہو سکتا ۔ اتحاد کی وہی صورت ہے ۔ جو پیغام صلح مین پیش کیا گیا ہے ۔ یعنے ہمارے ہندو بہائی آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کرین اور گالیان دینے والون کا منہ بند کردین ۔ مسلمان بڑی خوشی سے گاؤکشی چھوڑین گے ۔ ہندو لیڈر اس پر غور کرین ۔

انسداد گداگری

ہز ہائینس نظام نے گداگری کے انسداد پر توجہ فرمائی ہے جس سے امید ہے کہ ریاست نظام مین گداگری بند ہو جاوے گی خیرات کے مناسب انتظام کے لئے غریب خانے جاری کئے جاوین گے جہان مستحق لوگون کی امداد ہوگی ۔ یتیم خانے قائم ہونگے بہرحال یہ تجویز نہایت عمدہ اور قابل تقلید ہے ۔ گداگری کے لباس مین بہت سی وارداتین ہوتی ہین ۔ ان سے امن ہوگا ۔ ہم نے اس سے پہلے بعض موقعون پر انسداد گداگری کے لئے مختلف اخبارات مین تحریکین کی تھین ۔ ملک مین یہ نظیر نہایت قدر کی نگاہ سے دیکہی جاوے گی اب ضرورت ہے کہ گداگری کا انسداد کیا جاوے اور خیرات کے بہترین مصرف کے لئے ہر جگہ یتیم خانے اور محتاج خانے قائم ہو جائین ۔ اور تمام خیرات یکجا جمع ہو اسلام نے اسی اصول پر زکوٰۃ اور صدقات کو ایک جگہ امیر المومنین کے ماتحت جمع کرنیکی ہدایت کی ہے اور اسی پر عمل ہوتا آیا ۔ اب ضرورت ہے کہ اس اصل کو جاری کیا جاوے

انجنیرنگ کی تعلیم کیلئے امتحان داخلہ

مولوی عبدالعزیز صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج ایک روشن خیال اور مسلمانون کی موجودہ حالت کو دل سے محسوس کرنے والے نوجوان ہین انہون نے تعلیمی کانفرنس کی بنیاد رکھی ہے جو انجمن حمایت اسلام کے اس سال کے سالانہ جلسہ کے ساتھ ہوگی اور مفید اور قابل غور مضامین اور امور پر دلچسپ بحث ہوگی اور اب ان کی طرف سے مسلمان طلباء کے لئے اطلاع شائع ہوئی ہے ۔ اسلامیہ کالج لاہور مین رڑکی کالج اور لاہور انجنیرنگ سکول کے امتحانات داخلہ کے لئے امیدوارون کو طیار کرنے کی غرض سے جماعتین کھولی گئی ہین ۔ جو صاحب ان سے فائدہ اٹھانا چاہین وہ پرنسپل اسلامیہ کالج سے درخواست کرین لاہور انجنیرنگ سکول کا امتحان داخلہ ابتدائے مئی مین اور رڑکی کا ماہ جون مین ہوگا ۔ رڑکی مین اسسٹنٹ انجنیر کلاس کے لئے اسال ایف ۔ اے کی اور اوورسیر کلاس کے لئے انٹرنس کی شرط ہے ۔ مسلمانون کو اس جدید کلاس سے جو اسلامیہ کالج مین کھلی ہے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے ۔ مزید حالات پرنسپل صاحب سے معلوم ہو سکتے ہین ۔

انٹرنس مین عربی کا پرچہ

عربی مسلمانون کی مذہبی زبان ہے اس کی اشاعت اور دلچسپی پیدا کرنے کے لئے مسلمان جس قدر توجہ کرین کم ہے مگر افسوس تو یہ ہے کہ نوجوانون مین ایک تو پہلے ہی اس کا مذاق کم ہے ۔ اس پر طرہ یہ کہ یونیورسٹی کے ممتحن صاحبان اپنے اظہار لیاقت کے خیال مین محو ہو کر امتحانی سوالات کو ایسا مشکل بنانے کی کوشش کرتے ہین کہ طالب علمون مین عربی کا رہا سہا مذاق بھی کم ہو جائے اس سال انٹرنس کے امتحان مین جو عربی کا پرچہ (الف) دیا گیا ہے وہ نہ صرف مشکل ہی ہے بلکہ اس مین ۳۰ نمبر کے سوالات عربی کورس سے باہر کے بھی ہین جن کے جواب دینا آسان امر نہین ۔ اس کے بالمقابل سنسکرت کے پرچون مین پنڈت صاحبان آسانی اور سہولت کو مدنظر رکھتے ہین ۔ چنانچہ اسی سال سنسکرت کے پرچہ الف مین زیادہ تر سوالات فورتھ ہائی کے کورس سے دئے گئے ہین ۔ پنجاب یونیورسٹی کو اس موقعہ پر ممتحن صاحبان کو خاص طور پر ہدایت کرنی چاہیئے کہ وہ پرچون کے دیکھنے مین اور نمبر دینے مین سہولیت کو مدنظر رکھین ۔ اسلامی سکولون کے طالب علم جو سکول کی طرف سے عربی لینے پر گو نہ مجبور کئے جاتے ہین یا کم از کم اسلامی سکول اپنا فرض سمجھتے ہین کہ ان کے طالب علم عربی لین اس طرح پر سخت نقصان مین رہین گے اگر توجہ نہ کیگئی ۔ مین امید کرتا ہون کہ مسلمان اخبار نویس اس معاملہ پر فوری نوٹس لیکر یونیورسٹی کو متوجہ کرین گے ۔

درخواست دعا ۔ علی گڑھ کالج سے ہمارے عزیز احمدی نوجوان مرزا عزیز احمد ۔ محمد نقیراللہ ۔ سردار خان ۔ خیرالدین صاحب بی ۔ اے مین اور شیر محمد ایم ۔ اے کے امتحان مین اور خواجہ عبدالرحمان ایف ۔ اے مین اور ایسا ہی لاہور سے بہت سے عزیز میڈیکل کالج ویٹرنری کالج بی ۔ اے ۔ ایم ۔ اے اور قانونی امتحانات مین بعض مولوی فاضل کے درجے کے لئے اور تعلیم الاسلام سکول کے طلباء انٹرنس امتحان مین شریک ہو چکے ہین ان سب کی کامیابی کی دعا کی جاوے بعض ایف اے کے امتحان مین لاہور سے شریک ہونگے سب کے لئے دعا ہو

انجمن حمایت اسلام لاہور اور مسلمان لیڈروں سے اپیل

"الصلح خیر"

من از آن حسن روز افزوں کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردۂ عصمت بروں آرد زلیخا را

لاہور کی انجمن حمایت اسلام میں دھڑا بندی کے خوفناک ڈراما کا آخری سین عدالت کے ذریعہ ادا کیا جانا تجویز کیا ہے ۔ جس سے بڑھکر رنجدہ افسوسناک خبر مسلمانوں کے لئے ۔ نہیں ہوسکتی ۔

انجمن حمایت اسلام کی مخالفت کا جب پہلی مرتبہ اخباری دنیا میں چرچا شروع ہوا ۔ اسوقت میں نے محض ابتغاءً لوجہ اللہ فریق مخالف کو مشورہ دیا تھا ۔ کہ وہ خدا کے لئے بنے ہوئے کام کو نہ بگاڑیں ۔

اسوقت یہہ معاملہ کسی نہ کسی طرح آخر دب گیا ۔ اور مسلمانوں نے نہایت اطمینان اور خوشی کے ساتھہ اس خبر کو سنا اور پڑھا ۔ کہ انجمن کے دونوں فریقوں میں صلح ہوگئی ۔ مگر افسوس یہ صلح

دیر پا اور مستقل

ثابت نہیں ہوئی اس وقت آگ صرف دبا دی گئی تھی اور بجھائی نہیں گئی حالانکہ میرا یہ خیال ہے کہ

آگ بجھانے سے ہی بجھا کرتی ہے

چنانچہ اس مرتبہ اس مخالفت کا جو شعلہ بلند ہوا ہے وہ بجائے بجھنے کے زیادہ خطرناک اور تیز ہو رہا ہے ۔ میری غرض اس آرٹیکل میں یہ نہیں کہ میں انجمن کے کسی کو ایک فریق کی مخالفت اور دوسرے کی تائید کروں ۔ اس لئے کہ اس کا نتیجہ

اب مفید نہیں بلکہ مضر ثابت ہوگا

اور خواہ مخواہ ایک فریق کو بھڑکانا اور دوسرے کو جرأت اور حوصلہ دلانا ہے بلکہ میری غرض اس مضمون میں جو اس سلسلہ کا شاید پہلا نمبر ہوگا یہ ہے کہ

الصلح الخیر

کی طرف انجمن کی دونوں پارٹیوں کو توجہ دلاؤں یہ قرآن کریم کا ارشاد ہے اور یہ دونوں فریقوں کے لئے واجب التسلیم ہے

انجمن حمایت اسلام نے مسلمانوں اور اسلام کی کچھہ نہ کچھہ نہیں بہت بڑی خدمت کی ہے اس کی تصنیفات ملک میں مقبول ہوگئیں اور مفید ثابت ہوگئی ہیں ۔ مسلمان نوجوانوں میں تعلیم کا اور مسلمانوں میں تعلیمی ضروریات کے سرانجام دینے کا مذاق پیدا کرنے میں انجمن کامیاب ہوئی ہے اس بنے ہوئے کام کو بگاڑنا یا اس کی اصلاح کے لئے وہ تجاویز اختیار کرنا جو بجائے خود ایک فساد اور نقص کی راہ ہے ۔ کبھی بابرکت اور مفید نہیں ہوگی اس لئے اے اُمت مرحومہ کے معزز افراد میں نہایت دردِ دل کے ساتھہ آپ کو توجہ دلاتا ہوں ۔ کہ آپ ان دونوں گروہوں میں

صلح کرانے

کے مبارک اصل کو ہاتھہ میں لیں ۔ مقدمہ بازی کا سلسلہ ایک ہی فریق کے خلاف ختم نہیں ہو جائے گا بلکہ یہ سلسلہ لمبا ہوگا اور وہ فریق جس پر مقدمہ بازی کا پہلا حملہ کیا گیا ہے کب خاموش رہے گا وہ دوسری صورتیں اختیار کریگا اور اس طرح پر مسلمانوں کی عزت ان کا روپیہ اور وقت ضائع ہوگا اور اگر اس نقصان کے نتائج بھی کوئی مفید اور عمدہ ہونے کا یقین ہوتا تو ان نقصانات کو بھی گوارا کرنے کے لئے صبر سے قدم اُٹھایا جاتا مگر اس کا انجام

ایک قومی کام کی تباہی

کا بھیانک نظارہ دکھا رہا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ مقدمہ بازی کے لئے جلدی کی گئی اور اس ہتھیار کو ہاتھہ میں لینے سے پہلے ضرورت تھی ۔ مدبران قوم کی خدمت میں اپیل کرنے کی اگر باہمی مشورہ سے بھی یہ معاملہ طے نہ ہوتا تو ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب کی خدمت میں مسلمانوں کے قائم مقاموں کا ایک ڈیپوٹیشن عرض حال کے لئے جاتا اور ہز آنر اپنے ذاتی اثر اور وجاہت سے اس قضیہ کو فیصلہ کرا دیتے ۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا اب بھی کچھہ نہیں گیا ۔ مسلمانوں کے سمجھدار اور اہل اثر لوگ مل کر اس قضیۂ نامرضیہ کے تصفیہ کی کوئی صورت نکالیں ورنہ یہ آگ نہایت نقصان پر پہونچائے گی ۔ میں اس بات کو بلاخوف تردید ماننے کے لئے طیار ہوں کہ ذاتیات کا اثر ہے اور اسمیں ہی کوئی شبہ نہیں کہ بعض نقائص ہیں ۔ جن کی اصلاح کی حاجت ہے مگر

فریق طالب اصلاح

کی غرض بھی محض اصلاح نہیں اور فریق اوّل بھی حسن ظنی اور اخلاص کے درجہ سے گر رہا ہے بہرحال جو کچھہ بھی حالت ہے اس وقت جس امر کی ضرورت ہے وہ

الصلح خیر

ہے میری دانست میں ایک کمیشن مقرر ہو جانا چاہیئے جو فریقین کے بیانات لیکر ایک قطعی فیصلہ کرے اور وہ فیصلہ بالاتفاق قابل تسلیم سمجھا جاوے

آہ ! صد آہ !!

اگر مسلمان ضرورت امام کے مسئلہ کو اب بھی تسلیم کریں تو اس دکھ سے انہیں نجات ملے ایک وجود کا فیصلہ قابل تسلیم ہو تو ساری آگ یکدم بجھہ جاوے مگر یہ بات انہیں کون سمجھائے اور کیونکر سمجھائے ۔ بالآخر میں پھر مسلمان لیڈروں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس مقدمہ بازی کے سلسلے کو روکنے کا انتظام کریں اور خدا کے لئے قدم اُٹھا دیں میں حتی الامکان اس معاملہ میں سعی کرونگا اور کر رہا ہوں مگر میری آواز نقار خانے میں طوطی کی آواز ہے تاہم انشاء اللہ میں تھکونگا نہیں اور اس معاملہ میں پوری سعی کرتا رہونگا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کا فضل نازل ہو اور یہ اختلاف مٹ جاوے ۔ مسلمان اخبار نویس صلح کے مضمون پر قلم اُٹھائیں اگر اونہوں نے خاموشی اختیار کی تو اس سے بڑھکر قومی غفلت کا اور کیا ثبوت ہوگا ۔

مہاراجہ پٹیالہ کی فیاضی

ہندوستان کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب نے ان لوگوں کو جو پٹیالہ کیس میں پٹیالہ سے خارج کر دئے گئے تھے پٹیالہ میں واپس آ جانے کی اجازت دیدی ہے مہاراجہ صاحب کی یہ اولوالعزمی اور عفو کی پالیسی بہت گہرا اثر پیدا کرنے والی انشاء اللہ ثابت ہوگی ۔ الحکم میں جہاں پٹیالہ کیس کے متعلق یہ ظاہر کیا جاتا رہا ہے کہ ایسے خطرناک جرائم کے واقعی مجرم کوئی بھی ہوں سخت سزاؤں کے مستحق ہیں وہاں ان کے معافی مانگ لینے پر الحکم نے ہی یہ ظاہر کرنے میں پہلو تہی نہیں کیا کہ ان کی معافی منظور ہو جانی چاہیئے ایسا ہی ان کے مخرج ہونے کے حکم پر الحکم نے زوردار الفاظ میں یہ سفارش کرنا اپنا فرض سمجھا تھا اور لکھا تھا کہ جبکہ انہیں بری کر دیا گیا تھا تو انہیں ملازمت سے موقوف اور ریاست سے خارج کرنے کی سزا بھی اگر نہ دی جاتی تو یہ فیصلہ اور بھی اطمینان سے دیکھا جاتا ۔ غرض الحکم نے اپنی رائے کو نہایت دیانت اور صفائی سے دینے میں کبھی مضائقہ نہیں کیا اس لئے کہ ہمارا مذہب اور ہمارا امام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہی نہیں کہ کسی کی ذات سے ہمیں دشمنی ہو بلکہ شفقت علیٰ خلق اللہ کو ایمان کا جزو اعظم قرار دیا ہے اس لئے اس فیصلہ پر ہمیں از بس خوشی ہے اور ہم مہاراجہ صاحب کی اس فیاضی کو بہترین امیدوں کا پیش خیمہ یقین کرتے ہیں کیا عجیب کہ مہاراجہ صاحب انہیں اپنے عہدوں پر بحال کر کے اور بھی لطف و کرم کا ثبوت دینگے اور اس طرح پر وہ ان قلوب کو تسخیر کریں گے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح اور گورنمنٹ اور مسلمان

یہ بات کسی تشریح کی محتاج نہیں ہے کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے بادشاہ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کی پاک تعلیم دی ہے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پیشوا اور امام حضرت مسیح موعود مغفور نے اس تعلیم کی جس قدر اشاعت اور پھر اپنی جماعت کو تاکید کی ہے وہ ایک ضرب المثل کا رنگ اختیار کر چکی ہے اس پر ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح سیدنا نور الدین ظلہ العالی نے جو اضافہ کیا ہے وہ مسلمانوں اور دوسرے لوگوں کے لئے

واجب الاتباع

ہے ۔ حضرت مسیح موعود مغفور کے زمانہ میں شورش اور انقلاب کی صدائیں نہیں اٹھتی تھیں ۔ اس لئے وفاداری اور اطاعت سرکار کی تعلیم اور تلقین پر زور دینا اور قوم سے اس امر خاص کو شرائط بیعت میں داخل کر کے بیعت لینا عظیم الشان امر تھا مگر آپ کے بعد جب

خطرناک ایجی ٹیشن

شروع ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح نے اس پر استفسار کیا اور قوم کو ان عملی تدابیر کی طرف توجہ دلائی اور وہ توجہ بھی مذہبی رنگ میں جو اس قسم کی شورشوں کی اصلاح کا موجب ہو سکتی ہے چنانچہ اول آپ نے

مخفی سوسائٹیوں سے الگ رہو

کی تعلیم دی اور بتایا کہ جس قدر مخفی سوسائٹیاں ہوتی ہیں وہ سب خطرناک ہیں اور قرآن مجید نے ایسی خطرناک سوسائٹیوں کو نجویٰ کہہ کر ان میں شمولیت سے منع کیا ہے ہماری جماعت کو کبھی اس قسم کی سوسائٹیوں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہیئے اور خواہ وہ کیسی ہی سوسائٹی ہو جبکہ اس کے اغراض و مقاصد عام اور پبلک نہیں ہوئے ۔ قطعاً اس سے کوئی واسطہ اور تعلق نہ ہو یہ تعلیم جس اعلےٰ درجہ کی حزم اور احتیاط کو اپنے اندر رکھتی ہے وہ ظاہر امر ہے ۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک ہی ارشاد کے ماتحت ان تمام مضرتوں اور برے نتائج سے قوم کو بچا لیا کہ

کسی مخفی سوسائٹی سے تعلق ہی نہ ہو

اگر تمام ہندو اور مسلمان اس امر پر متفق ہو کر عمل کریں ۔ تو آج ملک سے بدامنی اور انارکی کے کیڑے ہلاک ہو جاویں یہ

گورنمنٹ کی بہت بڑی خدمت ہے

مگر کیا اس خدمت کی تہ میں کوئی لالچ ہے کوئی غرض اور مقصود ہے قطعاً نہیں ۔ محض اپنا فرض مذہبی سمجھ کر اس کو ادا کیا ہے ۔ اگر وہ لوگ جو اپنی قوم میں اس قسم کا رسوخ رکھتے ہیں یعنی جو مذہبی لیڈر اور پیشوا ہیں اپنے متبعین کو اس قسم کی ہدایات دیں تو ان سے بہت بڑا فائدہ پہنچ سکتا کہ یہ عملی تدبیر ہے ۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایک اور زبردست اور نہایت ہی

قابل قدر نمونہ

قائم کرنا چاہتے ہیں اور سب سے پہلے ایک تعلیم قوم کو دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر کسی تحریر یا تقریر میں کوئی ایسا امر ہو جو گورنمنٹ کے اغراض و مقاصد کو نقصان پہنچانے والا ہو اس کی ہرگز پردہ پوشی نہ کرو ایسی تقریر یا تحریر خواہ کسی بھی شخص کی ہو اس سے اگرچہ یہ ممکن ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے بعض لوگ جوش ظاہر کریں ۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح یہ چاہتے ہیں کہ یہ پولیسی خطرناک ہے کہ ایک زہریلے مادے کو اندر ہی اندر پرورش پانے دیا جاوے ۔

ہندو لیڈروں سے جو غلطی ہوئی ہے وہ یہی ہے کہ انہوں نے ایسے لوگوں کا یا ایسی تحریروں کا علم رکھتے ہوئے بھی وہ ناقص تھا یا کامل بجائے اس کے کہ اس کی اطلاع گورنمنٹ کو دیکر اس کے انسداد کی کوشش کرتے خاموشی اختیار کی اور بعد میں وہ زہر خطرناک طور پر ظاہر ہوا ۔ ہمیں اس راہ کو اختیار نہیں کرنا چاہیئے ۔ ایک عضو جو زخمی ہو کر باقی جسم کو بگاڑنا چاہتا ہے اس کا کاٹ دینا بہتر ہے ۔ کیونکہ اس کے الگ کرنے سے سارا جسم محفوظ ہو سکتا ہے ۔ اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے تکلیف محسوس ہوتی ہے ۔ مگر اس کا انجام بجائے خود مفید اور پُر امن ہوتا ہے ۔

پھر اس قسم کے امور وفاداری اور خیر خواہی کے کسی ذاتی غرض اور مقصد کو لیکر نہیں ہونے چاہئیں ۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا یہی ارشاد اور حکم ہے ۔ اس قسم کی عملی تدبیروں سے حضرت خلیفۃ المسیح جو کام گورنمنٹ کی ہوا خواہی کا کر رہے ہیں وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ایک فخر اور جائز عزت کا موجب ہے اس لئے کہ وہ مسلمانوں میں عملی روح پیدا کرنا چاہتا ہے ۔

پس میں حضرت خلیفۃ المسیح کے اس طرز عمل سے جو وہ ہمیں دکھا رہے ہیں مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ

گورنمنٹ کی اطاعت و وفاداری مذہبی فرض سمجھو

اور اس کی سب سے بڑی یہی صورتیں ہیں اول جو لوگ اہل اثر ہیں یعنی اپنی قوم شہر اور محلہ میں اہل اثر ہیں خواہ وہ کسی صورت سے اہل اثر ہیں وہ اپنے متبعین اور زیر اثر لوگوں کے ذہن نشین کریں ۔ کہ

گورنمنٹ برطانیہ کا وجود ہمارے لئے رحمت ہے

ہمیں اپنے مذہب کی اشاعت و تبلیغ کے لئے آزادی مذہبی فرائض کی بجا آوری میں آزادی اور پھر ان امور کے لئے ہر قسم کے سامانوں کا میسر آنا اسی راج کا نتیجہ ہے ۔

دوم ۔ وہ مسلمانوں کو بتائیں کہ کسی قسم کی بھی مخفی سوسائٹی میں کبھی شریک نہ ہوں یہ قرآن کریم کے منشا کے خلاف ہے

سوم ۔ اگر وہ کسی بچہ یا نوجوان یا بوڑھے عالم یا صوفی امیر یا غریب غرض کسی طبقہ کا بھی ہو) کی کسی قسم کی ایسی کوشش دیکھیں یا سنیں ۔ جو اپنا زہریلا اثر گورنمنٹ کے متعلق دوسرے لوگوں تک پہنچاتی ہو ۔ یا اس سے پہنچنے کا احتمال ہو تو فوراً اس کے انسداد کی بہتر تدبیر بزیر حکم اپنے اپنے مقتدا کے کرتے رہیں ۔

بہر حال ۔ گورنمنٹ کی وفاداری کا عملی پہلو اختیار کرو

اُمید ہے ۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا یہ طرز عمل مسلمان لیڈروں کے لئے اسوۂ حسنہ ہوگا اور اس سے بہترین نتائج کے پیدا ہونے کی انشاء اللہ العزیز پوری اُمید ہے ۔

جب تک ہندو اور مسلمان لیڈر اس اصول کو مدنظر نہیں رکھتے اور اس پر عملدرآمد نہیں کرتے ۔ اس وقت تک وفاداری کا اظہار صرف لفظی پہلو رکھتا ہے ۔ جس پر ہز آنر نے ہندو لیڈروں کو توجہ دلائی تھی مجھے امید کرنی چاہیئے ۔ کہ مسلمان اس قسم کی غلطی نہیں کریں گے ۔

وباللہ التوفیق

طاعون اور اس کا علاج

طاعون پنجاب کے مختلف اضلاع میں پھر ترقی کر رہا ہے اور یہ ترقی نہایت خطرناک اور بھیانک رنگ میں ہو رہی ہے گزشتہ دو تین سال میں طاعون کی کمی ہاں نمایاں کمی دراصل ایک خاص مصلحت اور منشاء الٰہی کے نیچے تھی۔ اہل دل ایسی باتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر کو دن اور سنت اللہ سے ناآشنا ان پر ہنسی اڑاتے ہیں تاہم میرا فرض ہے کہ جن امور کو میں واقعات اور صداقتوں کی صورت میں صحیح یقین کرتا ہوں انہیں پبلک کے سامنے رکھوں شاید کوئی سعید الفطرت ان سے فائدہ اٹھاوے۔

اصل بات یہ ہو کہ طاعون کے متعلق حضرت مسیح موعود مغفور نے اللہ تعالیٰ سے الہام پاکر شائع کیا تھا۔ کہ یہ اہل ملک کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کے لئے انذار ہے مگر بہت تھوڑے لوگوں نے فائدہ اٹھایا اسی سلسلہ میں

افطر و اصوم

بھی ایک الہام آپ کو ہوا یعنے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:۔

میں روزہ رکھونگا اور روزہ کھولونگا

مطلب یہ تھا کہ کچھ عرصہ تک طاعون کا التوا ہوگا اور پھر طاعون شروع ہو جاوے گا۔ گذشتہ تین سال کا زمانہ اصوم کا زمانہ تھا جبکہ ملک بھر میں طاعون کی وارداتیں رک گئیں۔ اور بعض نا عاقبت اندیشوں نے ان آیات اللہ سے استہزا کرنے والوں نے اخبارات اور تقریروں میں یہ ظاہر کرنا شروع کیا کہ

اب طاعون نہیں ہوگا۔

اور طاعون کے اٹھ جانے کی وجہ حضرت مسیح موعود مغفور کا رفع بتایا۔ اسی طرح پر جس طرح پر فرعونیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وجود باجود کو نعوذ باللہ منحوس قرار دیا تھا۔ صاف الفاظ میں ان دشمنان عقل و دین نے کہا کہ یہ نحوست تھی۔ جو اس واقعہ وفات سے دور ہوگئی (نعوذ باللہ) مگر اب واقعات نے بتا دیا ہے کہ

وہ جھوٹے تھے اور سخت جھوٹے تھے

چونکہ گذشتہ سالوں کے اندر خدا تعالےٰ کے موعود خلیفہ کی وفات کا واقعہ ہونیوالا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ وفات کو بالکل طاعونی شک و شبہ سے پاک رکھنے کیلئے طاعون کو اٹھا دیا۔ یہاں تک کہ سب کہہ اٹھے کہ طاعون جاتی رہی جب یہ مقصد پورا ہو چکا تو خدا تعالیٰ نے پھر اس عذاب کو بھیج دیا اور اس طرح پر

افطر و اصوم کی پیشگوئی پوری ہوگئی

ہنسی کرنا اور بات ہے اور خشیۃ اللہ سے لبریز دل لیکر خدا تعالیٰ کی باتوں پر غور کرنا اور ان سے فائدہ اٹھانا امر دیگر

بہرحال ملک میں طاعون شدت سے پھیل رہا ہے اور یہ مسیح موعود مغفور کی اسی پیشگوئی کے ماتحت پھیل رہا ہے جو افطر و اصوم کے رنگ میں کی گئی تھی۔ اب افطار کا زمانہ ہے اور سخت خوف دلا رہا ہے۔

اس وقت میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اہل ملک کے فائدہ کے لئے طاعون کا علاج جو خدا تعالیٰ کے مامور مہدی مغفور نے بتایا ہے شائع کر دوں۔

وہ لوگ جو ملک اور اہل ملک کی خدمت کرنا اور اس مصیبت میں ان کی ہمدردی کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اس علاج کو عام طور پر مشتہر کر دیں۔ اور لوگوں کو بتائیں اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان اگر اسے اپنے اپنے پرچوں میں شائع کر دیں گے۔ تو عنداللہ ماجور ہوں گے۔

علاج یہ ہے

عمدہ جدوار کو سرکہ میں پیس کر بقدر سات رتی بڑوں کے لئے اور بقدر دو رتی چھوٹوں کے واسطے گولیاں بنا دیں اور صبح اور شام اس دوا کے ساتھ کہائیں۔ کیمفر کو ۱۵ قطرہ۔ وائینم اپیکاک ۹ قطرہ۔ سپرٹ کلورافارم ۱۵ قطرہ۔ عرق کیوڑہ ۵ تولہ۔ عرق سلطان الاشجار یعنے سرس ۵ تولہ باہم ملا کر اور تین چار تولہ پانی ڈال کر گولی کھانے کے بعد پی لیں اور یہ خوراک اول حالت میں ہو ورنہ حسب برداشت کیمفر کو ۲۰ بوند تک اور سپرٹ کلورافارم ۲۰ بوند تک اور عرق کیوڑہ ۱۰ تولہ تک اور عرق سرس ۲۵ تولہ تک ہر ایک شخص استعمال کر سکتا ہے بلکہ مناسب ہے کہ وزن بیان کردہ کے اندر اندر حسب تجربہ عمل طبیعت ان ادویہ کو بڑھاتے جاویں کہ تا پورا وزن ہو کر جلد طبیعت میں اثر کرے مگر بچوں میں لحاظ عمر کے کم مقدار میں دینا چاہیئے۔ حتے المقدور ہر روز غسل کریں اور پوشاک بدلیں اور بدر روئیں گندی نہ ہونے دیں مکان کے اوپر کی چھت میں رہیں اور مکان صاف رکھیں اور خوشبو دار چیزیں عود وغیرہ گھر میں جلاتے رہیں۔ اور کوشش کریں کہ مکانوں میں تاریکی اور حبس ہوا نہ ہو۔ اور گھر میں اس قدر ہجوم نہ ہو کہ بدنی عفونتوں کے پھیلنے کا احتمال ہو۔ جہاں تک ممکن ہو۔ گھروں میں لکڑی اور خوشبودار چیزیں بہت جلائیں اور گھر میں بہت سے کچے کوئلے اور چونہ بھی رکھیں اور اس قدر گھر کو گرم رکھیں کہ گویا گرمی کے موسم سے مشابہ ہے اور دروبخ عقربی کے ہار پرو کر دروازوں پر لٹکاویں۔ اور اصل علاج

سب سے ضروری بات یہ ہے

کہ خدا تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہیں۔ دلوں کو صاف رکھیں اور نیک اعمال میں مصروف ہوں۔ استغفار بہت پڑھا کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے موافق (۱) الحمد شریف (۲) درود شریف (۳) لاحول اور (۴) استغفار کثرت سے پڑھیں اور وہ دعا جو الحکم میں شائع کی گئی ہے کثرت سے پڑھیں اصل علاج یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صفائی ہو اور ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاوے۔

علاوہ بریں مرہم عیسےٰ کا استعمال بھی علاج میں داخل ہے۔ یہ وہ مرہم ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان چوٹوں اور زخموں کے لئے بنائی گئی تھی جبکہ نا اہل یہودیوں نے آپ کو صلیب پر کھینچا تھا اور آپ بفضلہ تعالیٰ اس پر سے زندہ اتر آئے تھے۔ چالیس دن تک یہ مرہم عیسی زخموں پر لگتی رہی اور اسی سے خدا تعالیٰ نے آپ کو شفا بخشی۔ یہ مرہم طاعون کی سب قسموں کے لئے فائدہ مند ہے

نعوذ باللہ اگر یہ مرض نمودار ہو۔ تو اس مرہم کو لگانا شروع کریں۔ یہ مادہ سمی کی مدافعت کرتی ہے۔ اور پھنسی یا پھوڑے کو طیار کرکے ایسے طرز پر پھوڑ دیتی ہے۔ کہ اس کی سمیت دل کی طرف رجوع نہیں کرتی اور نہ بدن کی طرف پھیلتی ہے۔

الغرض

یہ ہے علاج طاعون کا۔ خدا کرے کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھاویں ورنہ

مرا د ما نصیحت بود کردیم

کلام الامام میں قرآنی نکات

فرمایا اللہ تعالےٰ نے جو قرآن شریف کی تعریف میں فرمایا ہے کہ لو انزلنا ھذا القرآن علےٰ جبل لرایتہ خاشعاً متصدعاً من خشیۃ اللہ ۔ ایک تو اسکے یہ معنے ہیں ۔ کہ قرآن شریف کی ایسی تاثیر ہے ۔ کہ اگر پہاڑ پر وہ اترتا تو پہاڑ خوف خدا سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ۔ اور زمین کے ساتھ مل جاتا ۔

جب جمادات پر اس کی یہ تاثیر ہے ۔ تو بڑے ہی بیوقوف وہ لوگ ہیں ۔ جو اسکی تاثیر سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور دوسرے اسکے معنے یہ ہیں ۔ کہ کوئی شخص محبت الہی اور رضائے الہی کو حاصل نہیں کر سکتا ۔ جب تک دو صفتیں اس میں پیدا نہ ہو جائیں ۔

اوّل تکبر کو توڑنا جسطرح کہ کھڑا ہوا پہاڑ جس نے سر اونچا کیا ہوا ہوتا ہے ۔ گر کر زمین سے ہموار ہو جاوے ۔ اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ تمام تکبر اور بڑائی کے خیالات کو دور کر کے عاجزی اور خاکساری کو اختیار کرے ۔

اور دوسرا یہ ہے کہ پہلے تمام تعلقات اس کے ٹوٹ جائیں جیسا کہ پہاڑ گر کر متصدعاً ہو جاتا ہے ۔ اینٹ اینٹ جدا ہو جاتی ہے ۔ ایسا ہی اس کے پہلے تعلقات جو گندگی اور الہی ناراضمندی کا موجب تھے ۔ سب ٹوٹ جائیں ۔ اور اب اسکی ملاقاتیں اور دوستیاں اور محبتیں اللہ تعالےٰ کے لئے رہ جاویں

فرمایا ۔ سورۃ الم ترکیف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قدر اور مرتبہ ظاہر کیا ہے ۔ یہ سورۃ اس حالت کی ہے ۔ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مصائب اور دکھ اٹھا رہے تھے ۔ اللہ تعالےٰ اس حالت میں آپ کو تسلی دیتا ہے کہ میں تیرا معید و ناصر ہوں ۔

اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے ۔ کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب الفیل کے ساتھ کیا کیا یعنی انکو اپنے منصوبہ اور تجویزمیں نامراد رکھا ۔ اور ان کا مکر اٹھا کر ان پر ہی دے مارا ۔ اور چھوٹے چھوٹے جانور ان کے مارنے کے لئے بھیجدے ان جانوروں کے ہاتھوں کوئی بندوقیں نہیں ۔ بلکہ مٹی تھی ۔ سجیل ہگی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں ۔ اس سورۃ شریفہ میں اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

خانہ کعبہ

قرار دیا ہے ۔ اور بتایا ہے ۔ کہ جسطرح پر اصحاب الفیل کے حملہ سے بیت اللہ محفوظ رہا اسی طرح پر تو ان مشرکین اور مخالفین سے محفوظ رہیگا ۔ اور تیری کامیابی یقینی ہے ۔ تو منصور اور موید ہوگا ۔ یعنے آپ کی ساری کارروائیوں کو برباد کرنے کے لئے جو سامان آپ کے مخالفین کر رہے ہیں ۔ اور جو تدابیر عمل میں لاتے ہیں ۔ ان کے تباہ کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ انکی ہی تدبیروں اور کوششوں کو الٹا کر انہیں ہلاک کر دیگا ۔ اور تیری ضعیف اور کمزور جماعت انپر غالب رہے گی ۔ جیسے ہاتھی والوں کو ابابیلوں نے تباہ کر دیا ۔

خلق الموت والحیات لنبلوکم

یعنے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ ہم تمہیں آزمائیں کامیابی اور ناکامیابی بھی زندگی اور موت کا سوال ہوتا ہے کامیابی ایک قسم کی زندگی ہوتی ہے ۔ جب کسی کو اپنے کامیاب ہونے کی خبر پہونچتی ہے ۔ تو اس میں جان پڑ جاتی ہے ۔ اور گویا نئی زندگی ملتی ہے ۔ اور اگر ناکامی کی خبر آجاوے تو زندہ ہی مر جاتا ہے ۔ اور بعض اوقات بہت سے کمزور دل آدمی ہلاک بھی ہو جاتے

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ عام زندگی اور موت تو ایک آسان امر ہے ۔ لیکن جہنمی زندگی اور موت خوفناک چیز ہے ۔ سعید آدمی ناکامی کے بعد کامیاب ہو کر اور بھی سعید ہو جاتا ہے ۔ اور خدا تعالےٰ پر ایمان بڑھ جاتا ہے ۔ اسکو ایک مزہ آتا ہے ۔ جب وہ غور کرتا ہے کہ میرا خدا کیسا ہے ؟

ہدی للمتقین | قرآن مجید کی اصل غرض اور غایت تقوی کی تعلیم دینا ہے ۔ اتقا تین قسم کا ہوتا ہے پہلی قسم اتقا کی علمی رنگ رکھتی ہے ۔ یہ حالت ایمان کی صورت میں ہوتی ہے ۔ اس کو یومنون بالغیب کے الفاظ میں ادا کیا ہے ۔ دوسری قسم عملی رنگ رکھتی ہے ۔ جیسا کہ یقیمون الصلوٰۃ میں فرمایا ہے ۔ انسان کی وہ نمازیں جو شبہات اور وساوس میں مبتلا ہیں کھڑی نہیں ہوتی ہیں ۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے یصلّون نہیں فرمایا ۔ بلکہ یقیمون فرمایا ۔ یعنے جو حق ہے ۔ اسکے ادا کرنے کا ہر ایک چیز کی ایک علت غائی ہوتی ہے ۔ اگر اس سے رہ جاوے تو وہ بے فائدہ ہو جاتی ہے ۔ یقیمون الصلوٰۃ سے لوازم الصلوٰۃ معراج ہے ۔ اور یہ وہ حالت ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ سے تعلق شروع ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ مکاشفات اور رویا صالحہ آتے ہیں ۔ لوگوں سے انقطاع ہو جاتا ہے ۔ اور خدا کی طرف ایک تعلق پیدا ہونے لگتا ہے ۔ یہاں تک کہ تبتّل تام ہو کر خدا سے کامل تعلق پیدا کر لیتا ہے ۔

اعلیٰ درجہ کے مومن مریم صفت ہوتے ہیں ۔ جس کے لئے قرآن مجید میں آیا ہے ۔

احصنت فرجہا فنفخنا فیہا من روحنا

ہر ایک مومن جو تقوی و عبادت میں کمال پیدا کرے وہ بروزی طور پر مریم ہوتا ہے ۔ اور خدا اسمیں اپنی روح پھونک دیتا ہے ۔ جو کہ ابن مریم بن جاتی ہے ۔ زمخشری نے بھی اس کے یہی معنے کئے ہیں ۔ کہ یہ آیت عام ہے ۔ اور اگر یہ معنے نہ کئے جاویں ۔ تو بہت سے مشکلات پیش آتے ہیں ۔

اور اس کے علاوہ اسی آیت میں ایک پیشگوئی ہے کہ اس امت میں ابن مریم پیدا ہوگا ۔

اطلاع

بوجہ تقریب جلسہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء کا الحکم شائع نہ ہوگا ۔ بلکہ ۲۸ مارچ و ۷ اپریل سنہ ۱۹۱۰ کا الحکم اکٹھا شائع ہوگا جسمیں انشاء اللہ العزیز جلسہ کے کل حالات دیدینے کی کوشش اور جلسہ نمبر ہوگا ۔

(ایڈیٹر)

کرے تو قیمت واپس لے لے - کیونکہ خدا کے
فضل سے یقین ہے کہ پڑھکر بدل وجان اسکا خریدار ہوگا -
مشکل تو یہ ہے کہ اسے

دیکھا ہی نہیں

میں ان دونوں چیزوں کے لیئے احباب کو توجہ دلاتا ہوں
کہ وہ ایک ایک جلد ضرور خرید لیں یعنی

مکتوبات احمدیہ اور ترجمۃ القرآن

وہ اس سودے کو لیکر اور پڑھنے کے بعد یقیناً کہینگے

بحمد اللہ عجیب ارزان خریدم

پھر مجربات نور دین کی دو جلدیں ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح
مدظلہ العالی کے طبی تجربے ہیں قیمت ۱۲ ہر دو جلد

نصف قیمت کے علاوہ رعایتیں

اول جو شخص بیس روپیہ کی کتابیں خریدیگا اسے
رعایتی قیمت پر فروخت ہونیوالی کتابوں میں سے پانچ روپیہ
کی کتابیں مفت نذر ہونگی یا الحکم ۱۹۰۳ء سے لیکر ۱۹۰۹ء
تک کے کسی ایک سال کا فایل -

دوم - جو شخص دس روپیہ کی کتابیں خرید کریگا اسے چھ ماہ
تک اخبار الحکم مفت ملیگا - یا اڑھائی روپیہ کی کتابیں مفت
نذر ہونگی -

انجمنہائے احمدیہ

کے لئے یہ عمدہ موقعہ ہے - کہ وہ اپنی لائبریریوں کے لئے ایک
ایک کتاب کے کئی نسخہ خرید کرلیں - اس موقعہ پر

الحکم کے پچھلے فائلوں میں

بھی خاص رعایت کیجاویگی ، اور انکی تعداد صرف ۳۰ ہے
جو صاحب اس موقعہ کو کھو دینگے انہیں پھر یہ قیمتی خزانہ
نہیں ملیگا - یہ فایل ۱۹۰۳ء سے لیکر ۱۹۰۹ء تک سات سال
کا مجموعہ ہیں اور کل مجموعہ صرف [illegible] کو ملیگا -
جو صاحب یکمشت روپیہ نہ دے سکیں وہ تین قسطوں
میں بھی دے سکینگے مگر تاریخ کے بعد یہ مجموعہ بھی اس قیمت
پر نہیں مل سکیگا - اسکے لیئے اس سے پہلے سالوں کے

پرچہ صرف وہی لوگ لے سکیں گے
جو ان کے قدر دان ہیں
ان فائیلوں کی تعداد بھی بہت ہی کم ہے -

کتابیں جو نصف قیمت پر ملینگی

حقیقت نماز - اسماء الحسنیٰ - سنگ مروارید - الفصیح تقریر حضرت
برہان الحق - خطبات کریمیہ - رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء - مجاہد المسیح
روح کیلہ الوی - الہامات و اشتہارات حضرت مغفور - نور القرآن
ضرورت امام - سراج الدین عیسائی کے چار سوالونکا جواب
مراۃ الجہاد - تفسیر سورۃ تبت یدا -

اس کے علاوہ بعض اور کتابیں بھی ہونگی جن کی
فہرست مکمل جلسہ پر بھی شایع ہوجائے گی - بہتر ہوگا - کہ جو احباب
ان کتابوں کو خریدنا چاہیں وہ پہلے سے ایک ایک فہرست
بھیجدیں - تاکہ انکے لئے وہ کتابیں پہلے سے ایک پکیٹ کی
صورت میں طیار کرکے رکھی رہیں جس پر کتابوں کی فہرست
اور قیمت اور نام درج ہوگا تاکہ سہولت رہے -

تمام درخواستیں **دفتر الحکم کے پتہ پر ہوں**

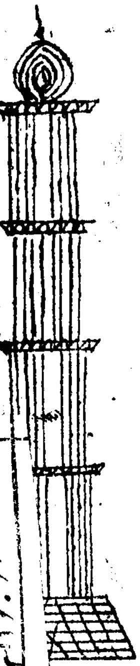
منیجر میگزین کا رعایتی اعلان

صدر انجمن احمدیہ نے بغرض اشاعت سال گزشتہ سو ابات
کو منظور کیا ہے - کہ بعض کتابوں کی اس موقعہ پر نصف
قیمت کردیجاوے چنانچہ اس دفعہ ذیل کی کتابوں کی نصف
قیمت کردیگئی ہے - مگر جلسہ پر بہت سے احباب لینے والے
ہوتے ہیں اسلیئے احباب اور منیجر بک ڈپو کی سہولت کے
لیئے یہ تجویز کیگئی ہے کہ جو احباب ان کتابوں کو خریدنا چاہتے
ہیں وہ جلسہ سے پہلے منیجر بک ڈپو کو فہرست بھیجدیں وہ
ہر ایک درخواست کے مطابق پکیٹ بندھوا کر رکھہ چھوڑینگے
پھر صرف اتنا کام باقی ہوگا - کہ احباب قیمتیں ادا کرکے
کتابیں لے لیں - فہرست کتب حسب ذیل ہے -
براہین احمدیہ حصہ اول ۲، براہین احمدیہ حصہ دوم ۲، براہین احمدیہ حصہ سوم ۵،

خطبہ الہامیہ ۸، اظہار حق ۲، لغات القرآن حصہ اول ۸،
لغات القرآن حصہ دوم ۱۲، شرح ترمذی جلد اول ۶،
شرح ترمذی جلد دوم ۱۲، خزینۃ العارف حصہ اول و دوم ۱۲،
خزینۃ العارف حصہ سوم و چہارم ۴، سرمہ چشم آریہ ۶، مواہب الرحمن ۲،
برکات الدعا ۱، خلافت راشدہ حصہ دوم ۲، الحق لدھیانہ ۲،
الحق دہلی ۴، نسیم دعوت ۱، جنگ مقدس ۳، اعجاز احمدی ۱،
حمامۃ البشریٰ ۴، الہدیٰ ۳، مکتوب العارف ؛ ضرورۃ الامام ۱،
ضیاء القرآن ۱، حیرت کی حیرانی حصہ اول ۲، حصہ دوم ۲،
خطبات محمدیہ ۲، اسلامی اصول کی فلاسفی ۲، قاعدہ عربی
اردو نوایصاحب ؛ نور القرآن حصہ دوم ۱، ابجدیہ -
ہدیہ ثاقب ۱، پنج ارکان اسلام ؛ سیرت الابدال ؛
دعوت دہلی ؛ احمدی کا من ؛ الذکر ۱، راز حقیقت ؛
مبادی الصرف ؛ سناتن دھرم ؛ فضل حق ؛
ابطال الوہیت مسیح ؛ تقریریں ۱، حجۃ الاسلام ؛ سلسلہ
دینیہ حصہ اول ؛ تحفہ قیصرہ ۱، ستارہ قیصرہ ؛ دعوت الحق ۲،
دعوت الندوہ ؛ سراج الدین عیسائی کے چار سوالونکا جواب ۱،
صبر جمیل ؛ التبیان ؛ دافع البلاء ؛ کشف الغطاء ۱،
تحفۃ الندوہ ؛ سخن معقول ؛ سچائی کا اظہار ؛ حضرت
اقدس کا ریویو ؛ لیکچر سیالکوٹ ؛ جام شہادت ؛
رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۹۰۸ء ۱، الوصیت ۱، شہادۃ القرآن ۲،
تذکرۃ الشہادتین اردو ۲، تذکرۃ الشہادتین فارسی ۱،
نزول المسیح ۲، مکمل براہین احمدیہ عما، ریویو آف ریلیجنز اردو
کی مکمل جلدیں سوائے جلد اول فی جلد عہ غیر مجلد
نوٹ ہر ایک کتاب کے آگے اسکی رعایتی قیمت درج ہے -

اخبار الحکم مفت ملسکتا ہے

صرف ان غیر احمدی یا غیر مسلم لوگوں کو جو پانچ دوسرے آدمیوں کو اسکے مضامین سنانیکا سچا وعدہ کریں - سردست تین ماہ کیلیئے جاری ہوگا +



ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

تاریخہائے اشاعت

۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی بجا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

...یل نمبر
...ن جو ہر حال میں
...یجی لیجائے گی؟

نمبر... قادیان دار الامان مورخہ ۲۱ - مارچ سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۹ ربیع الاول...

بہت بڑی رعایت کیگئی ہے

خدا تعالیٰ کے فضل کی بات ہے کہ کارخانہ الحکم نے جن تالیفات کو شایع کیا ہے۔ وہ اپنے مضمون کی جامعیت اور مؤثر اسلوب تحریر کے لحاظ سے ہمیشہ پسند کیگئی ہیں چودہ سال کے اندر صرف دو مرتبہ ان تالیفات کی رعایتی قیمت کا اعلان ہوا ہے مگر اب سالانہ جلسہ کی تقریب کیوجہ سے پہر یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ کتابیں

نصف قیمت پر فروخت ہونگی

نہ صرف نصف قیمت پر بلکہ بعض اور خاص رعایتیں بہی کیجاوینگی جنکا ذکر نیچے آتا ہے۔ ان چند کتابوں کو مستثنےٰ بہی کیا گیا ہے ان میں سے ایک

مکتوبات احمدیہ جلد اول ہے

یہ کتاب حضرت مسیح موعود مغفور کے ان مکتوبات کا مجموعہ ہے جو حضرت نے اپنی بعثت سے پہلے لکہے تہے یہہ مجموعہ نہایت قیمتی معارف اور حقایق کا مجموعہ ہے۔ اور بڑی محنت سے انہیں جمع کیا گیا ہے۔ وہ نادر مضامین انہیں اچہوتے درج ہیں

موتیوں کے تول کے برابر

لیکہ ہی نرخ بالاکن کہ ارزانی ہنوز لکہنے کا معاملہ ہے۔ یہہ کتاب حضرت مسیح موعود مغفور کے عشاق کے لیئے ایک بیش قیمت تحفہ ہے۔

اسکی قیمت باوجود اسکے بڑے نام ۸ روپے چہاپہ کی سیاہی اور کاغذ کی قیمت کا تخمینہ لگانیوالے اس کی قدر نہیں جان سکتے۔ پس احمدی احباب اسے

نامہ حبیب

سمجہکر سر اور آنکہوں پر جگہہ دینگے۔ اسکے بعد دوسری کتاب جس میں نصف قیمت کی رعایت نہیں کیگئی۔

ترجمۃ القرآن ہے

قرآن مجید کے اردو ترجمہ کی جسقدر ضرورت ہے۔ وہ میں متعدد مرتبہ ظاہر کرچکا ہوں۔ یہہ ترجمہ مع تفسیری نوٹوں کے جو میں شایع کررہا ہوں خدا کے ایک خاص فضل اور کرم کا نتیجہ ہے

جس نے پڑہا ہے از بس پسند کیا ہے

یہ ترجمہ ہزاروں کی تعداد میں شایع ہونا چاہیے تہا اسکی گرانی قیمت کا سوال پیش کیا جاسکے۔ مگر افسوس ہے کہ اگر قدر دان تہے تو وہ اسے کپڑے بیچ کر بہی لیتے ایک تہوڑی سی تعداد کی اعانت اور سرپرستی کیوجہ سے یہ کام ہورہا ہے ورنہ اس کے لیئے اگر کافی سرمایہ ہوتا

تو اب تک کم از کم ۱۵ پارے شایع ہوچکتے

بہر حال اسوقت تک پانچ پارے بالکل طیار ہیں جو پانچسو بڑے صفحوں کے لگ بہگ پر طیار ہوئے ہیں۔

انکا ہدیہ پانچروپیہ (صما) ہے

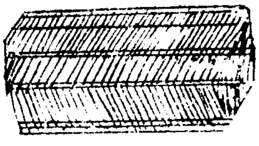
تاہم جو احباب آیندہ کے لیئے مستقل خریدار ہوجائیں اور آیندہ کے لیئے کم از کم پارے کی قیمت پیشگی داخل کرادیں۔ ان سے ان پانچ کا ہدیہ صرف ... لیا جاویگا اور باقیوں سے جلسے کے ایام میں صرف چار روپیہ

ایسا ہی سورہ بقرہ کی مکمل تفسیر جو پہلے ... فروخت ہوتی ہے اس میں کوئی رعایت نہوگی۔ ہاں اگر کوئی شخص اس ترجمہ اور تفسیر کو ... ہے کے مجلد نا پسند

پنجاب بھر کا سب سے بڑا و مشہور کارخانہ ہارمونیم باجہ

سر ہے خوشنما پائدار اعلیٰ پالش شدہ واپسی کی شرط بشرطیکہ استعمال نہ کیا جائے۔ قیمت نہایت ہی ارزان

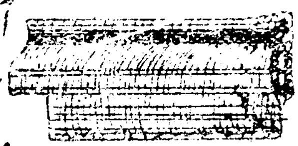
سنگل سر دستی ہارمونیم باجہ ۳-اسٹاپ



مبتدیوں کے لئے مفید

جو شایقین باجہ سیکہنا چاہیں انکو یہی سیکہنا چاہیے اسمیں سر بھی ایک سٹ ہوتا ہے قیمت درجہ اول لوٹلہ درجہ دوم ...

ڈبل سر دستی ہارمونیم باجہ ۴- اسٹاپ



آواز نہایت ہی سریلی و بلند ...

... سے سر ... قیمت درجہ اول ... درجہ دوم ...

ڈبل سر فولڈنگ ہارمونیم باجہ



خواہ کرسی پر بیٹھکر پاؤن سے بجایئے خواہ فرش پر بیٹھکر ہاتہہ سے قیمت درجہ اول ... درجہ دوم ... نوٹ:- ہمراہ فرمایش ہر ایک ... روپیہ آنے چاہئیں۔ نزدیک ترین ریلوے سٹیشن کا نام لکہنا چاہیے۔

ہارمونیم سیکھنے کی کتب

چراغ ہارمونیم	۱۲/
رہبر ہارمونیم	۱۲/
ہارمونیم استاد	۸/
کلید ہارمونیم	۴/
ہارمونیم دوپن پردہ	۸/
ہارمونیم گائیڈ [ہر چہار حصہ]	فی حصہ ۸/
ہارمونیم درست کرنیکی کتاب	۸/
طبلہ سیکھنے کی کتاب	″
ستار سیکھنے کی کتاب	۵/

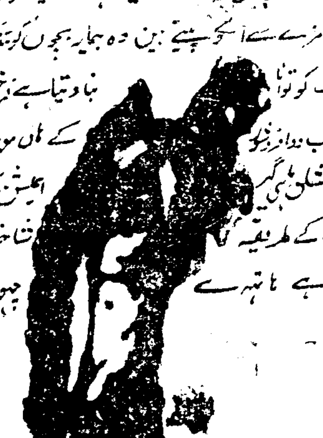
ملنے کا پتہ

مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹیڈ لاہور

تمام درخواستیں ذیل کے نام ... ہارمونیم فیکٹری مسلم ٹریڈنگ کمپنی لاہور آنی چاہیے۔

مکتب اطفال اسکاٹس ایملشن ترجمۃ القرآن

جو ہزاروں ماں باپ کہو رہے شفیق والدین نے اس خدمت کے صلہ میں پایا ہے اس نے اسکے بچوں کو تندرست کیا ہے۔ اور ایسا خوش ذائقہ ہے کہ بچے مزے سے اسکو پیتے ہیں وہ بیمار بچوں کو تندرست اور تندرست کو توانا بنا دیتا ہے۔ زبردست کے لئے سب دواؤں کے ہاں موجود ہے اصل نشانی یہی گر اسکاٹس ایملشن کو جو اسکاٹ کے طریقہ کی شناخت کا نشان ہے ہاتہہ سے چہوڑا نہیں جاتا۔



اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ

نیچرنگ لیبوٹری لندن

قرآن مجید کے مطالب اور معانی کو آسان طور پر سمجہانے کے لئے یہہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ اور یہہ التزام کیا ہے کہ ہر مہینے کم از کم ایک پارہ ضرور شایع ہو جاوے۔ متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہوا ہے اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے کہ معمولی اردو خوان بہی اس سے فائدہ اٹہا سکتا ہے۔ حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلائل نبوت کو پیش کرنا مقصود رکہا گیا ہے حقایق و معارف قرآن کو ایسے طور پر بیان کرنیکی کوشش کیگئی ہے کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائنس دان بہی مزہ اٹہائیں ترجمہ اور نوٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف کو مدنظر رکہا گیا ہے۔ اسوقت تک پانچ چہہ پارے شایع ہو چکے ہیں قیمت ہر ایک ۔/۴

تفسیر سورہ بقر مکمل تین روپیہ چار آنہ

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مصنوعی تیز و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سمان دکہلا رہی ہے۔ کہ الامان لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں چلتا ہے۔ ہم پہلے دوا مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پہر منگواؤ بہلا اس میں بہی کچہہ دہوکا ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان نوجوانوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے۔ ہیں نے اس امراض کے لئے لاجواب معجون طیار کی ہے۔ جس کے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ تعالے فوراً رفع ہوتی ہے۔ اور ہر قسم کی شکایت کیلیئے انشاء اللہ تعالے مفید ہے۔ ہمارا یہ کام نہایت کہہاریں کجواہرات سے طیار ہوئی ہے اول مفت منگائیے پہر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے فی بکس عہ

طلا طلسمی پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹہائیں اور معجون طلسمی کہائیں انشاء اللہ وہ اسکو پائیں قیمت چہہ ماشہ عہ

سرمہ سلیمانی آنکہونکی کل بیماریونکو دفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑہانیوالا قیمت فی تولہ ۴/

سنون دندان دانتونکی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے قیمت فی بکس ۴/

المشتہر

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈہ ضلع دہلی